



بلوچستان صوبائی اسمبلی

کے کاروائی اجلاس

منعقدہ چھترشنبہ سورخ ۲، مادھ ۱۹۹۱ء بھطابن ۱۹ شعبان ۱۴۳۰ھ
فہرست

صقوفہ	مندرجات	نمبر شمارہ
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ <u>و فقہ اسوالات</u>	۱۔
۲	شان زدہ سوالات اور ان کے جوابات۔	۲۔
۳	ارکین اسمبلی کی خدمت کی درخواستیں۔	۳ (الف)
۴	محتریک اتحاق نمبر ۴۔	۴۔
۵	مشترکہ محتریک اتحاق نمبر ۵۔	۵۔
۶	محتریک اتحاق نمبر ۶۔	۶۔
۷	قراردادیں۔	۷۔
۸	۸) قرارداد نمبر ۸۔	۸۔
۹	۹) قرارداد نمبر ۹۔	۹۔

(الف)

مک سندر خان ایڈ ووکیٹ	جناب سپیکر۔
میر عبدالجید بن بخور۔	جناب ڈپٹی سپیکر۔

سینکڑہ طری اسمبلی	مط رانہ نگاش بھنگر
جانش سینکڑہ طری اسمبلی	سید محمد حسن شاہ
ڈپٹی سینکڑہ طری	مسٹر محمد فضل

فہرست نمبر ان اسمبلی

۱۔	میر عبدالجید بن بخور	ڈپٹی سپیکر اسمبلی
۲	میرزا ع محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (فائدہ ایوان)
۳	نواب محمد اسماعیل خان ریسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار شنا اللہ خان زہری	وزیر بہداشت
۵	میر اسرار اللہ خان زہری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندوصل	وزیر تعلیم
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیوڈی اے
۱۰	مک محمد سرور خان گاندھی	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسون اشرف	وزیر سماجی بہبود

۱۲	مولوی عبد الغفور حیدری	وزیر پلک خلیفہ ابکنیز نگ -
۱۳	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴	مولوی امیر زمان	وزیر نراغت
۱۵	مولوی نیاز محمد دقتانی	وزیر آپاشی و برقيات -
۱۶	سید عبدالباری	وزیر خود راک -
۱۷	سرٹھ سین اشرف	وزیر ماہی گیری -
۱۸	میر محمد صالح محبوتانی	وزیر صنعت
۱۹	سرٹھ محمد اسلم بزرگ بہر	وزیر محنت و افرادی قوت -
۲۰	نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخل
۲۱	سلطان محمد شاہ مردان زلی	
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۳	سرٹھ سعید احمد باشمی	
۲۴	میر علی محمد نو تیزی	
۲۵	سرٹھ عبد القہار خان	
۲۶	سرٹھ عبد الحمید خان اچکنی	
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۸	میر باز محمد خان کھنیران	
۲۹	بابی ملک کرم خان نجک	
۳۰	سردار میر ھماں خان مری	
۳۱	نواب محمد کبر خان بگھٹ	

- میرظہ حسین خان گھوڑہ - ۳۲
- سردار فتح علی عمرانی - ۳۳
- مسٹر محمد عاصم کرد - ۳۴
- سردار میر جاکہر خان ڈومکی - ۳۵
- میر عبد الکریم نوشیروانی - ۳۶
- شہزادہ جام علی ابیر - ۳۷
- مسٹر کچکدل علی - ۳۸
- ڈاکٹر عبدالحالمک بلوچ - ۳۹
- مسٹر ارجمن داس بھنگڑی - ۴۰
- سردار سنت سنگھ - ۴۱

بکوہستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس

مورخہ ، مارچ ۱۹۹۱ء بمقابلہ شعبان ۱۴۱۲ھ برداشت
زیر صدارت اسپیکر ہک سکندر خان ایڈ وکیٹ صبح دس بجکہ تین منٹ
پہ صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا ۔

تلادت قرآن پاک و ترجمہ
از
مولانا عبدالمالک

وقہہ سوالات

جناب اپنیکرہ۔ اب سوالات کا مرحلہ شروع ہوتا ہے آج کے سوالات کے دو حصے ہیں۔

میر فتح علی عمرانی۔ جناب اپنیکرہ۔ دو دن قبل اس بات کی یقین دہانی اس معزز ایوان میں کرانی لگی تھی ہر پچھا جانب سے کہ متعلقہ سوالات کے جواب دینے کیلئے مختلف دریں صاحب ایوان میں موجود ہونگے۔

جناب اپنیکرہ۔ پہلے آپ مجھے بات پوری کرنے دیں اسیں آپکے سوال کا جواب آجائے گا۔

سوالات کا پہلا حصہ اسکا تعلق سرو سزا یہ جنرل ایڈمنیسٹریشن کی وظارت سے ہے متعلقہ ذریعہ صاحب کی درخواست آئی ہے۔ کروہ سوبے سے باہر ہیں۔ میسا سمجھتا ہوں کہ بجاۓ اسکے کہ انہی جگہ کوئی دوسرا سے ذریعہ صاحب بولا ب دیں۔ انکے سوالات کو ہم بارہ تاریخ کے لئے رکھ دیں تاکہ اس دن وہ خود آنکر اپنے سوالات کے جوابات دیں۔ میرے خیال میں اس طرح یہ سرحد سطح پہنچانا ہم اگر معزز ذریعے کسی مجبوری کے تحت گئے ہیں۔ تو اس بات کی انہیں رعایت ہوئی چاہیئے۔

میر غبید الکریم نوشیروانی۔ جناب اپنیکرہ صاحب ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہیں اگر متعلقہ منشی صاحب نہیں ہے۔ تو اجازت ہے انہی جگہ اور کوئی ذریعہ جواب دیدیں لازمیکشنا۔

جناب اسپیکر -

ہماری کوشش بھی یہی ہے کہ متعلقہ مفسٹری جواب دیں۔ چونکہ انہوں نے درخواست دی ہے کہ میں بارہ تاریخ کو available رہنگا اسلئے انکے سوالات بارہ تاریخ کے لئے رکھ دیتے ہیں،

مسٹر احمد واسیگھی۔ جناب اسپیکر پہ سول کی کارروائی کے دروان میں دو سوالات تھے ایک تھرد ایجکیشن پا جیکٹ سے متعلق اور دوسرا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات سے متعلق تھا، وزیر متعلق نے فرمایا تھا کہ وزیر خزانہ سے متعلق ہے جبکہ آپ نے آج کے بارے میں یقین دہانی فرمائی تھی کہ دونوں سوالات کے جواب ہاؤس سے میں ہمیں گئے۔ لیکن دونوں کے جوابات آج کے اجلاس میں نہیں آئے۔

جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں صورت حال کچھ یوں تھی کہ آپ سے ہمنے درخواست کا تھی کہ اجلاس سے فارغ ہو کر اس سلسلے میں رابطہ کریں پھر ان سوالات کی صحیح صورت حال معلوم ہو سکے گی۔ لیکن شاید آپ اپنی مصروفیت کی وجہ سے رابطہ نہ کس سکے۔

مسٹر احمد واسیگھی۔ جناب اسپیکر یقیناً آپ کا فرمانا بجا ہے لیکن معزز الیان میں ایک مرتبہ جو بات طے ہو جاتی ہے وہ حرف آخر ہوتی ہے۔ میں نے اس بھی سیکھ یہڑی میں استٹنڈ سیکھ یہڑی اور سیکھ ٹری سے یقیناً بات کی اس سے بڑھ

کراور کیا بات ہوتی ہے جو معزز ایوان میں طے ہو جائے۔ یہاں جو بات فائمنٹ ہوتی ہے میرے خیال میں وہی بات آخری ہوتی ہے بہر حال میرے سوالات کے جواب نہیں ملے۔

ملک محمد سردار خان کا کفر (وزیر مواصلات و تعمیرات) جناب اسپیکرہ! جو سوال اسمبلی اور ہاؤس میں پیش ہو جاتے ہیں الکا جواب دو بارہ اسمبلی میں نہیں دیا جاتا وہ سوال خود غلط ہے۔ لہذا ممبر مرسوف کو نیا سوال دینا پاہیزے۔ اگلے سینٹ کے لئے۔

جناب اسپیکرہ - الکافر مانا بجا ہے انکے سوالات وزیر منفرد بندی کو گئے وزیر منصورہ بندی نے جواب میں لکھا کہ یہ سول علیمہ خزانہ سے متعلق ہے لہذا علیمہ خزانہ سے یہ سوال ہونا چاہیئے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، ارجمن داس صاحب سے ہم نے یہ گزارش کی تھی کہ اجلاس کے بعد وہ یہ سوال نکلا یہی گے اور سوال نکلانے کے بعد اسکی صحیح پوری شرح واضح ہو گے۔ یہ بہتر ہو گا کہ آپ یعنی ارجمن داس بگٹی صاحب اس اجلاس کے بعد سیکرٹری اسمبلی سے مل لیجیے۔ اب سوالات کا دوسرا حصہ شروع کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب اپنا سوال پوچھیں۔

بنخ ۱۵ ڈاکٹر کلیم اللہ

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
• (الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئی نہ کہاچی، کوئی ٹھمن اور کوئی، ثروت بین الکویاتی
اور مشغول ترین ہائی و نیزہ ہونے کے باوجود انتہائی مختصر حال میں ہیں۔؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نذکورہ روڈوں کی خستہ حالت کے باعث سیکھوں گاڑیوں کے ایکیڈنٹ اور روٹ پھوٹ کے ساتھ نیشل کی شکل میں قری دلت اور وقت کا فیماں بھی ہوتا ہے۔
 (ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات ہے تو یہ صوبائی حکومت ان روڈوں کو قری طور پر تھیک کرنے کے سلے میں مرکزی حکومت کی توجہ مبذول کرانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل دی جائے؟

ملک محمد سرور خاں (مزید موافقات و تعمیرات)

(الف) کوئی سرکل میں کوئی چمن روڈ اور کوئی ڈوب روڈ کا کچھ حصہ نہ ہے۔ اس روڈ پر ٹریفک زیادہ ہے اور کہیں کہیں خراب ہو چکا ہے۔ لیکن نیشل ہائی ٹریوں کی مرمت کردہ ہے اور این۔ ایچ۔ بی نے مزید مرمت کی یقین دہانی کرائی ہے۔
 (ج) ایکیڈنٹ کبھی بھی ہوتے ہیں لیکن ایکیڈنٹ کی اصل وجہ تیز رفتاری اور گاڑیوں کی سالت بھی اتنی اچھی نہیں ہے جس کی وجہ سے ایکیڈنٹ ہوتے ہیں۔

(ج) این۔ ایچ۔ بی مزید Improvement کے لئے یقین دہانی کا کچھناںک ڈاکٹر صاحب کے سوال کا لفظ ہے وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی کراچی اور کوئی ڈوب روڈز کی دیکھ بھال اور مرمت کرنے کرتا ہے۔ جناب اسپیکر! نیشل ہائی ٹریز کی دیکھ بھال اور مرمت میں صوبائی محکمہ موافقات کا کوئی دخل نہیں ہے تاہم متعلق بحکمہ سے ان سڑکوں کی خستہ حال کے بارے میں رجوع کیا گیا ہے کہ انہی حالت خراب ہے۔ نیز ان سڑکوں کی خستہ حال کے بارے میں پرائم منٹر صاحب لے آرڈر جاری کیا ہے۔ کہ انہی نزدیکی کام شروع کر دیا جائیں گے۔ اور مرمت کے جتنے کام ہیں وہ صوبائی حکومت کو دیے جائیں گے۔

maintenance

اس سلے میں آجھیں اسلام آباد میں ایک میٹنگ بھی ہو رہی ہے لہذا ان سڑکوں پر انشا اللہ نزدیکی کام شروع کر دیا جائیں گا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان

جناب اس سینکر میں اسکا اس قدر و نناحت چاہوں گا کہ نیشنل ہائی ویزیٹر پارٹنٹ قائم کیا گیا تھا۔ ان سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت دغیرہ کے لئے ان روڈز کے گینگز دغیرہ کو فاٹا بائی سربالی حکومت بلوچستان کے محکمہ مواصلات کے ساتھ مقدم کیا گیا تھا یہ انکا زیر نگرانی سڑک کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ میرے خیال میں آپ کہا چاہیے سے یہاں تک اور روڈ سے کہا چاہیے تک اگر کچھ تو دیکھیں گے کہ یہ سڑک بڑی خستہ حالت میں ہے ہم بیہ جانتے ہیں کہ اس سڑک کی حفاظت اور خیال کرنے والا کوئی نہیں شاید سنٹرل محکمہ مواصلات اسیں کوئی دلچسپی نہیں لے رہا ہمارے صوبائی محکمہ سمی ایڈڈ ڈبلیو بلوچستان کے توسط سے انکی توجہ اس طرف مبذولے کے لئے پیسے حکومت بلوچستان کے محکمہ مواصلات کو دیئے جائیں۔ ہم آئندہ کلے یہ پوچھا پاہتے ہیں کہ کیا انکی منیشن انکے gangs گینگز کریگا یعنی جو نہ لگودے سڑک کے لئے ہر سنگ کیا یہ حکومت بلوچستان کی نگرانی اور وزیر مواصلات کی زیر نگرانی لغيرہ ہرگز یا پھر وہی سنٹرل محکمہ کے تحت وہ اسلام آباد سے ہی اسکا دیکھ بھال کریں گے؟ میرے خیال میں یہ ناکافی ہوگا۔

جناب اس سینکر

ڈاکٹر صاحب آپ منظر ضمیح سوال کریں۔ تاکہ معززہ وزیر صاحب اس کا آسانی سے جواب دے سکیں۔

مولوی عصمت اللہ وزیر منصوبہ و ترقیات

جناب والا! اگر مجھے اجازت ہو تو میں ان کی تسلی و تشوف کے لئے کچھ عرض کر سکوں

مفرز کرنے جو فرمایا ہے وہ ایک حقیقت ہے۔ کہ بلوچستان میں جتنے بھی نیشنل ہائی ویز
 ہیں۔ وہ نہایت خستہ حالت میں ہیں۔ اور ہم مسلسل کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ
 ان کی حالت بہتر ہو گئی دوڑ کی حکومت میں بھی میں نے اس ہائی ویز کے بہتر کرنا لمحے
 کی کوشش کی ہے۔ بلوچستان کے پانچ ہائی ویز میں سے کوڑ ٹوب ہائی ویز
 کی حالت نہایت خستہ ہے۔ اس کے لئے میں دریڈ بنک والوں سے بھی میں ملا تھا
 اور اس سلسلے میں اسلام آباد بھی گیا تھا۔ اور بنک ڈائریکٹرز نیم صاحب یہاں آیا تھا
 ان سے میری بات چیت ہری تھی میں نے انکی خدمت میں عرض کیا تھا کہ افغان مہاجرین
 کی مدد میں آپ بہت سے کام کرتے ہیں۔ لہذا اس روڈ کو بھی افغان مہاجرین کی مدد میں شامل
 کر دیں۔ کیونکہ وہاں بھی افغان مہاجرین کی کافی تعداد آباد ہے اس مدد سے اس روڈ
 کا حصہ درست ہو جائے تو انہوں نے وعدہ کیا تھا اور اب اس کے لئے تقریباً سارے ہنوز کروڑ
 روپے منظور ہے ہی۔ اس سلسلے میں سی ڈبلیو پی کا اجلاس ہوا تھا۔ اور اس روڈ کا
 ٹوب سے تلعہ سیف اللہ نیک کام منظور ہوا تھا۔ انشا اللہ ہم تکی دلاتے ہیں۔ کہ کام ہو گا
 اور مرکزی حکومت سے ہم ہمیشہ رجوع کرتے رہے ہیں۔ اور مررتے رہیں گے۔ اس سال گزی
 حکومت نے یقین دہانی کرائی ہے کہ بلوچستان میں جتنے بھی نیشنل ہائی ویز ہیں ان کے لئے
 ہم پیسے دیں گے۔ انشا اللہ ہم سب کی یہ تکلیف دور ہو جائے گی۔

جناب اسپیکر۔ میر عبد الکریم نو شیروالی صاحب کا سختی سوال ہے۔

میر عبد الکریم نو شیروالی

جناب اسپیکر! آپ اگر دیکھیں تو بلوچستان میں پنجاب اور سندھ کا لبٹ ہائی ویز

سڑکیں بہت زیادہ ہیں اور پنجاب اور سندھ میں کم ہیں۔ بلوچستان میں ان تمام ہائی رینر پر سر سال چیخ درک کیا جاتا ہے۔ ان کے چیخ درک کے لئے آپ ہر سال ایک کروڑ یا دوسرے کروڑ جتنے بھی خرچ کرتے ہیں۔ ان سے ہائی رینر نہیں بنتے ہیں۔

میری اس سلسلے میں اپنی ایک رائے ہے کہ اگر اس رقم سے وفاقی حکومت کی ہائی رائے کا ایک مکمل طور پر آر سی روڈ کی طرف نیا بنادے اسی طرح دوسرا مکملٹا نے سرے بنایا بلے اگر سال میں پچاس میل بھی نئے سرے سے اور ہائی رائے آر سی ڈیک کے معیار پر بنادیا جائے تو یہ پیسے بھی ضائع نہیں ہونگے اور نہ اس سلسلے میں کسی کو اعزاز من ہو گا۔ آپ ہر سال کروڑوں روپے چیخ درک پر خرچ کر دیتے ہیں۔ جو ضائع مالتے ہیں۔ یا سڑک کی معمولی مرمت کرتے ہیں۔ جو واپس ضائع ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں گزارش کرنا ہوں کہ آپ فنڈز زیادہ طلب کریں۔ اور روڈز نئے سرے سے صحیح بنائیں۔

جناب اسٹیکر۔

محترم نو شیرزادی صاحب! اس وقت سوال ساختک ہے۔ یعنی بتتا الف اور بیت پرچاہیا ہے اگر اس سوال سے متعلق آپ کا کوئی تتمہی سوال ہو رہا ہوئیں۔ آپ کا مشورہ اپنی جگہ درست ہے۔

میر عبد الکریم نو شیروانی۔ جنابے والا: نیشنل ہائی رینر کے متعلق بات ہر سی قصی، انہوں نے صرف کوئی ٹروب ہائی رائے کے متعلق بات لکھے ہے ہم تمام علاقوں کا ہائی رینر کی بات کرتے ہیں۔ یہ سب ہمارے علاقے ہیں۔ دہائی پر کہا ہائی رینر کی حالت نہیں خستہ ہے۔

جناب اسکے - اب اس وقت جو سوال ہے۔ آپ اس سے متعلق کوئی ضمنی سوال ہے تو کہیں۔ آپ کا مشورہ بیساکر میں نے پہلے عرض کیا ہے۔ اپنی جگہ درست ہے آپ کے اکٹھے ہائے ہیں۔ تو نیا سوال کیں۔

ڈاکٹر کلیم الدین خاں

جناب والا ہم نے جو سوال دیا تھا وہ کوئی زوب ہائی ویز کی خدمتہ عالم سے متعلق تھا۔ اب اگر اس پر کام ہرگما تکیا اسکی نگرانی حکومت برپا ہے تکمہ ہائی ویز کے گاہ پا مسکنی ہو گئی۔ یا پہلے کی طرح سنٹر کی حالت پر چھوڑ رہا ہے تو گای جس کی وجہ سے یہ حالت ہوئی ہے آپ اس کی یقین دہانی کر لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

جناب والا! سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ قبنا بھی پاکستان کے ہائی ویز ہیں اسکا چالیسی فیصد حصہ برپا ہے۔ اور اس کے لئے ہمیں فنڈ نہ صرف پانچ فیصد ملتے ہیں جس سے سامنہ کرنا بہت مشکل ہے اور میں بھی ان کے لئے کافی فنڈ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تمام ہائی ویز نیشنل ہائی ویز بورڈ کے تحت ہیں۔ ہمارے سربراہ برپا ہے میں لادان ہائی ویز پر اس سے خروج ہوتے ہیں۔ اس کا ہم کو علم نہیں ہے۔ اس سلسلے میں ہم ایک دلخواہ دیا گیا ہے۔ اس سے متعلق ہائی ویز اور اس کے بارے میں عرض کیا تھا۔ سربراہ برپا ہے میں نہیں آتے ہیں ویز ہیں۔ وہ صرفا ہائی حکومت کا تحریکیں میں دیئے ہائیں۔ یہ ہمارے دائرہ کار میں نہیں آتے ہیں۔ اس لئے سڑکیں نہایت شستہ حالت میں ہیں۔ اور اس سلسلے میں ہمارے بہت

سارے ٹانپور روڈ بنے ہوتا ہیں بھی کی ہی۔ اور ان کو ہم نے جھوٹی تبلیغ دی ہی۔ اور ان ہٹرتاں کو رکوا یا اور بند کرایا ہے۔ کہ ہم ان ہائی وزیر کو جلد بنائیں گے، اور مرمت کریں گے، اب اس تجویز پر کارروائی شروع ہو گی۔ اس ماہ کی سترہ تاریخ کو سیکھڑی صاحب کے میلے ہے۔ ہمارے سیکھڑی صاحب پہلے میں ہائی وزیر بورڈ سے ملیں گے اور اس میں طے پایا جائیگا۔ کریشنل ہائی وزیر کا کام مرباہی حکومت کی تحریک میں وہ دیتے ہیں یا نہیں انشاء اللہ جو بھی فیصلہ ہو جائے گا۔ ان تمام باتوں کو ہم اس سامنے رکھیں گے اور پھر جب کبھی اس ہاؤس کا فیصلہ ہو گا۔ اس ہاؤس کا حکم ہو گا۔ اس طرح ہم کام کریں گے۔

مسٹر عین الحمید خاں اچکزہ فی۔

جناب سیکھڑی ^{relevent} اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا پا ہوں گا۔ کہ مفترم نو شیر وانی صاحب کا سوال ہے۔ اور کہ کہڑا ٹوب ہائی وے کے لئے مجرموانا عصمت اللہ نے باتیں کی ہیں۔ کہ اس سکھڑے پسے مخفق کئے جائیں گے۔ اور سڑکوں کی مرمت کیجائے گی۔ اب میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرز نو شیر وانی صاحب نے فرمایا ہے کہ بجائے پیچ درک کے سڑکوں کو۔ آر۔ سی۔ ڈی کی طرز پر نئے سرے سے بنائیں گے یا اپ اسکی مرمت کیلئے پیچ درک کے لئے بار بار پسے رکھیں گے، میری تجویز ہے کہ آپ ایک چھوٹے سے ٹکڑے کو مکن ہائی وزیر کی صورت میں بنائیں تو یہ تکمیل بار بار پیش نہیں ہو گی ٹوب ہائی وزیر کو ہم کوہاں سال سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ اس کے لئے پیچ درک ہوتا ہے پھر مرمت ہوتا ہے پندرہ میں سال بے ہم پہچا کو دیکھ رہے کہ اس روڈ کی حالت نہایت خستہ ہے۔ اور قابل مرمت ہے۔ آپ پالیسی کے طور پر اس کو کیوں سنہیں اپنائتے ہیں جیسا کہ نو شیر وانی صاحب نے بھاکھا ہے کہ پیچ درک کے لئے آپ ہر سال پسے رکھیں اور اس طرز سے ٹکڑے

بناتے رہیں۔ میری رائے ہے جو بھی لمحہ انبالیکی صحتی نبایکی تاکہ پھر اس کی مرمت پر درست نہ پڑے آپ پالیسی کے طور پر اس کو اپنالیں یہ میرا سوال ہے۔

جناب اپسیکرے۔

آپ سے یہ گزارش کرونا کہ آپ کافرمانا اور پھر میر عبد الکریم نو شیر وانی صاحب کے رائے اپنی وجہ پر درست ہے۔ مگر سوال جرسیاں کیا گیا ہے آپ کے دو حصے ہیں۔ ان کا جواب ہذا چاہیے۔

میر عبد الکریم نو شیر وانی ہے جناب والا! سوال ششنل ہائی ویز کے متعلق ہے۔ چاہے وہ کوئٹہ ثوب ہائی ویز ہے یا کوچھ خصدار ہائی ویز ہو یہ روڈز اس وقت ٹھیک ہو نگے جب حکومت بوچستان کی تحریک میں ہو نگا۔ ورنہ یہ تو پچ درک۔ مرمت کا کام یہ ترا فرسوں کے مکانے کے لئے در داز لے مکلتے ہیں۔ اگر آپ ان کے لئے فنڈ نرکھ کر کافانے کا دروازہ کھولتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب اپسیکرے۔

یہ آپ کا suggestion سمجھنے ہے۔ آپ اس کے لئے suggestion سمجھنے لے آئیے۔ یہ آپ کا حق ہے۔ اگلا سال میر عبد الکریم نو شیر وانی صاحب کا ہے۔

بخ. ۳۱ میر عبد الکریم نو شیر وانی۔

کیا ذریعہ مواصلات و تغیرات ازالہ کرم سلطان فرمائی گئے کہ۔
سال ۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران سربراہ کے کن کن اضلاع / محیصل میں نئی و پرانی سڑکوں

کلے خرچ

نام سکیم

اوسمیں شدہ تو تک اس پر کچھ خرچ نہیں ہوا یہ روڈ ایشین ڈیوپمنٹ بنک کی مدد سے بنایا جا رہا ہے۔ اسکی چھڑائی ۱۲ فٹ ہے۔

بند ما بھی پورے روڈ نمبر ۱۰۲، فلم جعفر آباد تھیں جھیٹ پٹ میں واقع ہے اس کی کل لمبائی ۷۰۰ میٹر ہے اس روڈ پر ستمبر ۱۹۸۹ء میں کام شروع ہرا تھا اور اوسمیں شدہ تک اس پر کل خرچ ۵۰،۰۰۰ روپے ہوتے یہ روڈ ایشین ڈیوپمنٹ بنک کی مدد سے بنایا جا رہا ہے۔ اسکا چھڑائی ۱۲ فٹ ہے۔

بُرشوار روڈ کا نام سکم ترقیاتی مال سالہ روڈ کا لمبائی اور چھڑائی کی لائگت

۱. کوئی زیارت روڈ ٹھانی	۱۹۸۹ - ۱۹۹۰	۱۸ کلومیٹر ۲،۰۰۰ فٹ چھڑا بر..... روڈ ۲،۰۰۰ دو کوئی روڈ چھین لے کر کراس تا پکے روڈ ہندسوی روڈ ۱۹۸۹ - ۱۹۹۰ ۲،۰۰۰ کلومیٹر چھینس فٹ چھڑا ۳،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ دس روڈ ۲ کوئی شہر کے روڈ ۱۹۸۹ - ۱۹۹۰ ۲،۰۰۰ کلومیٹر چھینس فٹ چھڑا ۱۳۲،۳۱،۰۰۰ ایک روڈ چھینس لاکھ ایسیں بزرگ
-------------------------	-------------	--

۱. کوئی روڈ اور کان مہنگی تا سورپل = ۱۱۳ میل لمبائی اور چھڑائی ۳۰ فٹ اور اس روڈ کا کام نیشنل ہائی وے اسلام آباد خود سر بجام دیتے ہیں۔

۲. قلعہ سیف اللہ - نوراللہ روڈ، میل لمبائی اور چھڑائی ۱۲ فٹ اور اس روڈ کا کام جی اینڈ آرڈوئنن قلعہ سیف اللہ کے پاس ہے۔ نیز اس روڈ کی مرمت اور تعمیر پر سال ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۰ء تک کوئی خرچ نہیں ہوا ہے۔

کے تعمیر پر کل کشیدہ رقم خرچ کی لگتی ہے۔ نیز ان سڑکوں کی لمبائی ڈھوڑائی دی جائے۔

وزیر موافقات و تعمیرات

مندرجہ ذیل رقم سڑکوں کے تعمیر پر خرچ ہوتا ہے۔

کل خرچ

۱، ادستہ محمد میرواہ روڈ جعلیع عفر آباد اور تحصیل ادستہ محمد میں واقع ہے۔ اس کی کل لمبائی ۲۳۸ کلومیٹر ہے۔
(روڈ نمبر ۱۰۳) پر ستمبر ۱۹۹۷ء کو کام شروع ہوا تھا۔
اوہ سنہ ۱۹۹۸ء تک کل خرچ کا تخمینہ ۹۰،۰۰۰ روپے ہوتا ہے یہ روڈ ایشین ڈیلوپمنٹ بیک کی مدد سے بنایا جا رہا ہے۔ اسکی چھوڑائی ۱۲ فٹ ہے۔

۲، روہستان جمالی تا پرانا روہستان جمالی روڈ یہ جعلیع عفر آباد تحصیل جھٹپٹ میں واقع ہے۔ اس کی کل لمبائی ۲۶۵ کلومیٹر ہے۔ اس روڈ نمبر ۱۰۱ پر ۱۲ ستمبر ۱۹۹۷ء کو کام شروع ہوا تھا، اور جون سنہ ۱۹۹۸ء تک کچھ خرچ نہیں ہوا ہے۔
روڈ ایشین ڈیلوپمنٹ بیک کی مدد سے بنایا جا رہا ہے۔ اسکی چھوڑائی ۱۲ فٹ ہے۔

۳، درگئی تا دولت غازی روڈ نمبر ۱۰۱، جعلیع عفر آباد تحصیل جھٹپٹ میں واقع ہے۔ اسکی کل لمبائی ۲۳۸ کلومیٹر ہے۔ اس روڈ پر ۱۲ ستمبر ۱۹۹۷ء کو کام شروع ہوا تھا۔

نمبر شمار	تفصیل	چوراٹیٰ لمبائی	لاگت
۱۸	تعیر ب فائزی قلعہ غبلہ روڈ	۳' ۲"	۱۸،۹۱،۰۰/-
۱۹	تعیر عبلہ کلک روڈ	۴' ۰"	۴۰۵،۰۰/-
۲۰	مرمت بوگرہ مارپے لوہینہ ٹاپ	۴' ۰" ۱' ۷"	۴۰۵،۰۰/-
۲۱	چوراٹیٰ اپر دچ روڈ بوگرہ کارنی چین	۴' ۰" ۲' ۵"	۳۸۵،۰۰/-
۲۲	بھری بچھائی گلستان سپنہ تیرہ روڈ	۴' ۰" ۲' ۰"	۲۶۰،۰۰۰/-

تفصیل تعیرات شاہلے پشینے برائے سالے ۹۱ - ۹۰ ار

نمبر شمار	تفصیل	چوراٹیٰ لمبائی	لاگت
۱	تعیر بہم خان انجنسی روڈ	۴' ۰" ۱' ۰" ۰' ۳"	۰...۰۰ ر ۱۰
۲	تعیر انجنسی شدن روڈ	۴' ۰" ۱' ۰" ۰' ۳"	۰...۰۰ ر ۲۰
۳	چوراٹیٰ سرخاب پشین روڈ	۴' ۰" ۰' ۸"	۰...۰۰ ر ۸
۴	پشین کربل حاجزی روڈ	۴' ۰" ۰' ۸"	۰...۰۰ ر ۲۶
۵	کلک توکے شاہجان روڈ	۴' ۰" ۰' ۷"	۰...۰۰ ر ۶
۶	تعیر پشین برشور روڈ	۴' ۰" ۰' ۷"	۰...۰۰ ر ۳

تفصیل تعمیرات شاہراست پشین برائے سال ۹۰ - ۱۹۸۹ء

نمبر شمار	تفصیل	چوراٹی' لمبائی'	لگت
۱	تعمیر بخانزی روڈ	۳۲ سس کلومیٹر ۳۳	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رواں
۲	تعمیر پشین برشور روڈ	۳۲ " ۳۲	۲۳،۳۵،۰۰،۰۰ رواں
۳	تعمیر برشور خاجہ نیک روڈ	۳۲ " ۲۲	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رواں
۴	تعمیر پشین عالہ حاجزی کمزس بھول پل	۸۰،۰ " ۱۲	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رواں
۵	مرمت برشور قلعہ حاجی خان روڈ	۶۰ " ۲۲	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رسم
۶	تعمیر علی غلنے برشور روڈ	۳۰ " ۲۰	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رواں
۷	بھری بچھائی میزی اڈہ بدوں روڈ	۱۸ " ۱۸	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رواں
۸	مرمت پشین سرخاب روڈ	۱۲ " ۱۲	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رواں
۹	تعمیر ذر کچھ انجنی روڈ	۱۵ " ۱۶	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رواں
۱۰	تعمیر بیانزی پشین روڈ	۸۰ " ۲۲	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رواں
۱۱	تعمیر باروپشین قلعہ عبدالستار روڈ	۱۲۰ " ۲۲	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رواں
۱۲	تعمیر براہم خان ایجنسی روڈ	۴۰ " ۲۲	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رواں
۱۳	بھری بچھائی چینہ سرٹال روڈ	۳۲ " ۲۲	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رواں
۱۴	مرمت مندوڑی غنڈہ روڈ	۳ " ۲۲	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رواں
۱۵	مرمت برشور قلعہ حاجی خان روڈ	۳ " ۲۲	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رام
۱۶	بھری بچھائی قلعہ حاجی خان روڈ	۴ " ۲۲	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ رواں
۱۷	تعمیر کربلا حاجزی روڈ	۴ " ۲۰	۱۰،۰۰،۰۰،۰۰ دم

نمبر شمار	تفصیل	چورڑاں' لمبائی'	لگتے
۱۰	تعیر باغ کچھ حسن زئے روڈ	۸۰۰ دہ	۱/ ۷۳۴ ر ۹۹ د را
۱۱	مرمت پشین سرخاب روڈ	۱۶۰۰ د	۲/ ۵۲۹ ر ۲۳ د را
۱۲	مرمت باغ برشور روڈ	۲۳ د	۳/ ۳۶۹ ر ۷۹ د را
۱۳	بھری بچھائی خواجہ نیک روڈ	۲۳ د	۴/ ۵۵۶ ر ۸۸ د را
۱۴	بھری بچھائی خدا روڈ	۲۳ د	۵/ ۸۸۶ ر ۹۹ د را
۱۵	سالانہ مرمت پشین سرانان روڈ	۱۳۰۰ د	۶/ ۲۶۰ ر ۸۸ د را
۱۶	مرمت کلی عہدہ اللہ جان روڈ	۱۰۰۰ د	۷/ ۶۹۱ ر ۸۸ د را
۱۷	مرمت پشین روڈ	۲۰۵ د	۸/ ۰۰۰ د ۵۰ را
۱۸	تعیر پشین برشور روڈ	۱ د	۹/ ۰۰۰ د ۰۰ را
۱۹	مرمت بھری بچھائی کلی حاجی خان روڈ	۲۰ د	۱۰/ ۰۰۰ د ۳۳ را
۲۰	بھری بچھائی برشور کلی حاجی خان روڈ	۲۰ د	۱۱/ ۰۰۰ د ۳۳ را

وزیر مواصلات و تعیرات

جناب والا! معزز رکن اسمبلی کا سوال بہت لمبا ہے۔ اور اس کے اعداد و شمار انٹھا کرنے کے لئے بہت وقت درکار ہے بہر حال جر، ۱۹۸۸ سے ۱۹۹۰ تک اسکیں بلڈنگ اور روڈ سیکریٹ یعنی مکمل ہر پچھے ہی ان کاموں کے لئے جو مختلف امندیع میں سے مختص رقومات دی گئی ہیں۔ اس طرح ^{maintenance grant} میں جو رقم ملی ہے۔ وہ ایک دیکھوائی خیروں کو دی گئی ہے۔ تاکہ وہ اپنے اپنے میں خرچ کری۔ اس وقت بلوچستان میں چودہ ہزار کلو میٹر سڑکیں ہیں جس کی جوڑاں بارہ بارہ فٹ سے تینس فٹ تک ہے۔ ان سڑکوں سے

تفصیل تعمیرات شاہرات پیشین براۓ سال ۱۹۸۸-۸۹

نام	تفصیل	چوراٹیٰ لمبائی	لاگت
۱۱	تعمیر مسک یار محمد بند خوشدل خان	۲۰ کلومیٹر ۰۰	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۲	مرمت کلوکچے سے ٹوپینار روڈ	۲۸ " ۳۰	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۳	تعمیر پیشین برشور روڈ	۲۵ " ۲۶	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۴	تعمیر پیشین یار در روڈ	۹-۳ " ۳۶	۱/۰۰۰ دوڑ
۱۵	تعمیر سید حمید گلستان روڈ	۰-۳ " ۱۲	۱۹۰۲۰ دوڑ
۱۶	تعمیر پیشین برشور روڈ	۱۰ " ۲۷	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۷	تعمیر باغ کھن زئروڈ	۶ " ۲۷	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۸	تعمیر باغ کھن لٹک روڈ	۳ " ۲۷	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۹	بجری بچائی پیشین سرخاب روڈ	۰ کلومیٹر ۰۰	۲۵۰۲۵۲ دوڑ
۲۰	سلام مرمت کرب بلا یکٹنڈ سے روڈ	۳۲ " ۲۰	۵۸۰۰۲۶ دوڑ

تفصیل تعمیرات شاہرات براۓ سال ۱۹۸۸-۸۹ پیشین

نمبر شمار	تفصیل	چوراٹیٰ لمبائی	لاگت
۱۱	تعمیر منوزی غنڈہ روڈ	۰-۷۷ کلومیٹر ۰۰	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۲	بجری بچائی چینہ سے سرٹال	۰۳ " ۲۷	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۳	تعمیر پیشین نالہ حاجزی کراس	۰۳۸-۵ " ۲۷	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۴	تعمیر سید حمید گلستان روڈ	۰-۱۲-۱۲ " ۱۲	۰/۰۰۰ دوڑ

تفصیل تعمیرات شاہرات پیشین براۓ سال ۹۰-۹۱

نمبر شمار	تفصیل	چوراٹیٰ لمبائی	لاگت
۱۱	تعمیر بخانزی روڈ	۰-۲ کلومیٹر ۰۰	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۲	تعمیر پیشین برشور روڈ	۰۲ " ۰۲	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۳	تعمیر برشور خاچہ نیک روڈ	۰۳ " ۰۲	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۴	تعمیر پیشین نالہ حاجزی کراس یشمول پل	۰-۵۰ " ۱۲	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۵	مرمت برشور قلعہ حاجی خان روڈ	۰-۰ " ۰۲	۰/۰۰۰ دوڑ
۱۶	تع غاغد روڈ	۰-۰ " ۰۰	۰/۰۰۰ دوڑ

اس کی ہم بات سنبھیں کریں گے۔ بہر کیف حالیہ اے ڈی پی میں یا ۱۹۹۰ء ۱۹۹۱ء میں یا ۱۹۹۲ء میں آج مطر concerned minister کنفرن مہر باقی کریں۔ آپ اس ratios کو دیکھیں کہ بلوچستان کے سرف اور صرف شمال میں ہی سنبھیں بلکہ جنوب میں بھی بلوچستان ہے وہ بھی آپ ہی کا علاقہ ہے آپ ہی کا لگھر ہے، آپ ہی کے روڈز میں، میرے سامنے ایک سوال ہے جتنا ہے اسپیکر صاحب آپ اسے پڑھیں، آپ ان روڈز کو دیکھیں ان کا نام بھی پڑھیں۔ آپ خاران حقدار نہیں ہے، آپ یا پنجگر حقدار نہیں ہے۔ تربت حقدار نہیں ہے۔ خندار، گوارد پشمند، اور ماطرہ، کچھی، نفیر آباد اور سبی ان علاقوں میں بھی روڈز میں۔ اسپیکر صاحب میں چاہتا ہوں مساوات۔ ماشاء اللہ آپ تو مساوات کے علمبردار بھی ہیں۔ دعویدار بھی ہیں۔ اسپیکر صاحب سبھی انصاف چاہیے۔ اس خطے میں ہم بھی حق رکھتے ہیں۔ آپ جاکر ہمارے خطے میں روڈز کی حالت دیکھیں خدا کی قسم اس وقت خاران میں حالیہ بارش لور فلٹرنے تباہ کر دیا۔ اور بلوچستان گورنمنٹ کی طرف سے ہیں صرف دلاکھ روپیہ ملا ہے خدا کی قسم شرم کی بات ہے دلاکھ صرف ایک ڈسٹرکٹ کے لئے اور آپ لوگوں نے پہلے کے روڈز کے لئے اربوں روپیہ خرچ کیا۔ کیا ہم حقدار نہیں میں۔ وہ لوگ جو تھے میں سے پان لاتے ہیں۔ اور میکنا بھی کے درمیں اس (مدافت)

جناب اسپیکر۔

میر عبدالکریم نوشتیر وائی میں آپ سے گزارش کروں گا کہ بلکہ ہاؤس کے تمام بھائیوں سے بھی عرض کروں گا کہ جب بھی ہم بات کریں شا میٹنگ سے کریں۔ آپ اپنے سوال کے بارے میں جو بھی ضمنی سوال کرنا چاہیں کریں۔

میں پہلی سو سال میڈیا سٹریکٹ کی پہنچی ہیں۔ باقی کچھ سڑکیں ہیں کاموں کے رقبم کی لسٹ مذکور ہے۔ اور آپ نے جوان کاموں کے بارے میں پوچھا ہے۔ اس کا جواب کافی لمبا چڑھا ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں پڑھتا ہوں۔

میر عبدالکریم نو شیر و ایز

سوال نمبر ۳ پر میں منظر لئرنسن minister concerned کو تکلیف دینا نہیں چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس میں لمبی چڑھی لسٹ ہے لیکن میں اتنا کہنا کہ ہ تاریخ کو جبکہ میں یہاں موجود نہیں تھا colleague ہمارے دوست محسن حمید صاحب نے ایک سوال کیا تھا کہ بھائی ایجنسیشن میں جتنے اسکریپٹیوں کے پشتمن ایسے یا میں کم ہیں۔ سارے بلوچ ایسے یا میں ہیں۔ ہم پشتمنے اور بلوچ بھائی ایسکریپٹیوں سے ایک ساتھ چلے آ رہے ہیں، ہمارے درمیان میں کوئی بات نہیں ہے۔

جناب اسٹیکھر

میر عبدالکریم نو شیر و ایز میں آپ سے عرض کروں گا کہ آپ سوال کی حد تک اس پر جو ضمنی سوال ہو کرہیں۔

میر عبدالکریم نو شیر و ایز

جناب والا! عرض یہ ہے کہ اس وقت جر اٹ تیس ^۳ جو اسکی ہیں ہیں۔ جو کہ برسور پشین زیارت اور ڈوب میں ہیں۔ اور ۱۹۸۷ء سے یکم ۱۹۹۰ء تک حرف چھے اسکی ہیں ہمارے کھاتے میں ہیں، وزیر موصوف اس میں انعام کریں گے، چلو وہ تو قیسے

ڈاکٹر حکیم اللہ خاں

جناب والا بیس ڈاکٹر صاحب کی رائے سےاتفاق کرتا ہوں اور عبد الکریم صاحب کی خدمت میں عرض کرنا پا ہتا ہوں کہ جو سوال ہوا ہے۔ وہ اس طرح سے نہیں دیکھا جاتا۔ ہم سب چاہتے ہیں کہ وہاں پر ترقی ہو۔ جو یہ ratio دے رہے ہیں۔ پیلے تو سیرے خیال میں ذریعہ موصوف نے دوسرے علاقوں کے جو ترقیاتی کام ہیں۔ وہ شامل نہیں کیے اور تیسرا بات یہ کہ اگر یہ دیکھا جائے تو کافی الحال یعنی چند روزے کی بات ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے مکران ڈوٹشن کے لئے ستر ما کروڑ روپے اسپیشل فنڈز ذریعہ غلط سے سیکر مکران کے روڈز کے لئے محفوظ کیے ہیں۔ ہم کبھی ان باتوں پر کچھ نہیں کہتے کہ فلاں کھلے اتنا ہوا اور دوسرے کھلے وہا ہی نہیں ہے۔ اگر یہ بات ہے تو اس میں تو بات لمبی چلے جائے گی۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ جس ایسا یا میں ڈویلوپمنٹ ہوئی ہے نہیں ہے۔ چاہے وہ جہاں پر بھی ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس صوبے کے ہر کوئی میں ڈویلوپمنٹ ہو جائے۔ شکریہ۔

میر عین الکریم نوشیروانی۔

جناب اسپیکر! ہم تو یہ لعصب نہیں کرتے ہیں وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ ہم دونوں ایک ہی ہیں، سنگرہ ہم مسافت اور الفاضف چاہتے ہیں۔ جناب اسپیکر! آپ مہربانی کریں کہ بلوچستان میں ان فنڈز کو ترجیحی بنیادوں پر دے دیں۔ اگر آپ فنڈز ترجیحی بنیادوں پر دیں تو یہیں یقین ہے کہ فنڈز ہمارا حق ہمیں مل جائیگا۔ ہمیں افسوس کے ساتھ اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ اس ہفتے میں خارج کو صرف ۲ لاکھ روپے release کے ہیں۔ وہ میں دو لاکھ روپے ایک ڈسٹرکٹ کے لئے release ہے جناب آپ اندازہ کریں۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی

جناب اسپیکر! میں معدودت چاہتا ہوں، لیکن مجھے انوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے ایک ڈسٹرکٹ کے لئے آپ دو لاکھ روپے release کرتے ہیں۔ اور یہاں آپ کروڑوں کے حساب سے دے رہے ہیں۔ یہ بھی آپ سوچیں وہ بھی آپ کا ضلع ہے۔ جو کہ صدیوں سے پہاڑہ چلا آ رہا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکٹ بلوچ

جناب اسپیکر! میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کچھ دنوں سے المدان کے ساتھ under debates یہ مسئلے رہے ہیں۔ ہم یہاں آئے ہیں۔ بلوچستان کے حوالے سے اور بلوچستان کے عوام کی خاصیت کے حوالے سے۔ ہم یقیناً ہر سوال کو بلوچ اور پشتون میں Tie-up نہ کریں یعنی بلوچ اور پشتون میں ساتھ نہ جوڑیں۔ سیرج کو بلوچستان ہم سب کا ہے۔ بلوچستان جو پہاڑہ ہے وہ چاہیے بلوچ خلاتے ہوں یا پشتون علاتے ہوں وہ سب پہاڑہ ہیں، میری اپنے دوستوں سے یہی ریکومنڈ ہے۔ کہ ہم یہاں آئے ہیں، بھائی چارہ کی فضا کو قائمِ دام رکھنے کے لئے ہذا ہم یہاں پر ہر سلسلہ کو بلوچ اور پشتون سے نہ جوڑیں۔ (تالیف)

مسٹر عبدالکریم نو شیر وانی

جناب اسپیکر صاحب میری چھوٹی سی طرف ہے۔

جناب اسپیکر!

ڈاکٹر علیم اللہ قادر کا کوئی پوائنٹ ہے۔

گے تو اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بلکہ پستان کے ہر علاقوتے میں ترقی ہوتی ہے تو ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ لعصاب کی پالسی اور نفرت کی باتیں اچھی نہیں ہوتی ہیں۔ یا ملکیک ہے کہیں زیادہ ضرر ہوتا ہے اس وقت تو میں وزیر مواصلات تو نہیں تھا، جہاں پیسے خرچ ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگ ہوا کرتے تھے، انہوں نے خرچ کئے ہیں۔ میں انکا شکر گزار ہوں۔ جہاں تک میرے محکمہ کا تعلق ہے۔ میں تمام معزز اراضی کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شار اللہ چند دن میں یہ ہم ان کے علاقوں کے سڑکوں کی جو مشکلات ہیں یا تکلیف ہیں۔ انہیں ہمارے ڈی پی میں شامل کرنے کے لئے ان سے مشورے کریں گے۔ اور انہیں لے ڈی پی میں شامل کریں گے۔

جناب اسیکر

سوال نمبر ۸۰ جناب ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کلہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک

کیا ذیر مواصلات و تعمیرات ادارہ کو مطلع فرمائی گے کہ سال ۱۹۹۰، ۹۱ کے بھٹ میں سڑکوں کی دیکھ بھال کے لیے کس قدر رقم مختص کی گئی ہے، فملع وار تفصیل بتا دیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات

سال ۱۹۹۰-۹۱ کے بھٹ میں سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے مبلغ آٹھ کروڑ ڈپھاس لاکھ روپے درکھے گئے تھے۔ جس کے مقابلہ ضلع وار پروگرام ذیل فہرست میں دیا گیا ہے۔ مگر اب بہتر کوئی کے بعد پانچ کروڑ تریس ڈپھاس لاکھ بھٹ میں مختص

گر کیا کرے گیا۔ مینٹنن وغیرہ کا XEN maintenance

جناب اسپیکر۔

آپ کے ضمنی سوال سے یہ بات سامنے آ جاتی ہے کہ، آئندہ کسے لے جوانے والی پلی بنے گی۔ کیا وہ ترجیحی بنیاد پر ہو گی۔ اور لوگوں کے ساتھ انفاف ہو گا۔ اس سلسلہ میں وزیرِ مواصلات صاحب کیا فرمائیں گے؟

میر عبد اللہ نو شیرروانی۔

جناب والا! میں یہی چاہتا ہوں کہ ترجیحی بنیاد پر ہو پسے بلوچستان میں دیکھیں کہ ژوب پسمند ہے تو وہاں پر کام کریں، جناب نے صحیح کہا جب سے میں نے سنایہ (خلافت)

جناب اسپیکر۔

آپ کے سوال کا جواب آرہا ہے، میں نو شیرروانی صاحب آپ سے گزارش کر دن گا کہ اسے سن لیں۔

وزیرِ مواصلات و تعمیرات

جناب والا! اس بارہ سس میں تمام علاقوں اور اضلاع کے نائبے موجود ہیں جو بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام بناتا ہے، وہ اس بارہ کے معزز اراکین کے مشیر سے بنتا ہے۔ میں معزز رکن کو مستقبل کے لئے بھی یہ یقین دہانی کرتا ہوں کہ کم از کم میرے حکمہ میں تمام اراکین اس بدلہ مشیرہ شامل حال رہے گا، تاہم جب اسے طی پی نہیں

۰۰۲۰۰	۰۰۵۰۰	۰۰۳۰۰	۰۰۴۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۵۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۳۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۳۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۳۰۰
۰۰۲۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۶۰۸	۰۰۲۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۲۰۰
۰۰۰۰۱	۰۰۰۰۱	۰۰۰۰۱	۰۰۳۶۶	۰۰۰۰۱	۰۰۰۰۱	۰۰۰۰۱	۰۰۰۰۱	۰۰۰۰۱	۰۰۰۰۱	۰۰۰۰۱	۰۰۰۰۱
۰۰۲۰۰	۰۰۳۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۷۸۰	۰۰۲۰۰	۰۰۳۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۳۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۳۰۰	۰۰۲۰۰	۰۰۳۰۰
—	—	۰۰۰۰۱	—	—	—	—	—	۱۵۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۰۰۳۵۰	۰۰۵۵۰	۰۰۱۵۰	۰۰۱۵۰	۰۰۰۵۰	۰۰۰۵۰	۰۰۰۵۰	۰۰۰۵۰	۰۰۰۵۰	۰۰۰۵۰	۰۰۰۵۰	۰۰۰۵۰
۱۳۵,۶۲۹	۲۰,۲۰۰	۱۳۵,۶۲۹	۱۳۵,۶۲۹	۹۶۰,۰۵۰	۹۶۰,۰۵۰	۹۶۰,۰۵۰	۹۶۰,۰۵۰	۹۶۰,۰۵۰	۹۶۰,۰۵۰	۹۶۰,۰۵۰	۹۶۰,۰۵۰
											ٹوٹل

۸۲ ڈاکٹر عبدالماک بلوچ

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
محکمہ مواصلات و تعمیرات کے پاس کھل کتے ہلڈوزر ہر ہفت مطلع، اور تفصیل دی جائے۔

ڈاکٹر عبدالماک بلوچ

جناب اسپیکر! میرا ضمنی سوال ہے جناب آئندہ نہ ہے کہ سارے مکرات میں تقریباً کچھی سڑکیں ہیں اور اس سے چہلے بلوچستان کی حکومت کی پالیسی کے مقابلے کم از کم مہینہ میں ایک دفعہ ان سڑکوں کو بلڈوزر یا ہٹر ورکر کے ذریعہ گریدر کم نیکی پالیسی تھی، لیکن اب وہ تین تین چار چار مہینوں میں انکی گھر پہنچنے سہیں ہوتی ہے، کیا ذریعہ صاحب اس سلسلہ میں ہمیں کچھی تلقین و معافی کروائیں گے۔

(وزیر مواصلات و تعمیرات)

جناب اسپیکر! میں آپکی توسط سے معزز رکن کو یہ تلقین و معافی کروانے کا کام بھی سڑکوں کی گردی ٹینگ کی ضرورت ہوگی۔ میں اپنے محکمہ کو دراہت کروانے کا کام پر جلد سے

جلد تمام سڑکوں پر جو مکران میں ہیں۔ گریڈ بندگ کر کے معزز رکن کی تسلی کرائیں۔ یہ میرا
معزز رکن کے ساتھ وعدہ ہے۔ اور انشاء اللہ ہم یہ کہہ شیئے۔

جواب اپنی کمک -

اگلا سوال مسٹر ارجمن داس بگیٹی ہماری بحث کا ہے۔

پذ. ۱۳۳ مسٹر احمد داس مکھی

کیا وزیر مواصلات دفعہ تغیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر خزانہ نے ۲۰ جون ۱۹۹۱ء تک بالیس لاکھ روپے محکم مواصلات و تعمیرات کو ختم کرنے کے لئے اعطای کئے ہیں۔ ۹

(ب) اگر جنہوں (الف) کا جواہب اثبات میں ہے تو یہ رقم کن کن کاموں پر خرچ ہوئی یا ہدفی ہے۔ تفصیل بتلائی جائے۔

(الف) جی نہیں یہ درست نہیں ہے۔ اب تک جون ۱۹۹۱ء میں چار ماہ باقی ہی اور نہ ہم محکمہ خزانہ سے بالائیں لاکھ روپے مخصوص رقم وصول ہوئی ہے۔

(ب) کیونکہ جنہاً اف کا جواب لنفی میں ہے۔ لہذا خرچ ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

جنابِ حن و اس مگئی

جناب اسپیکر! قاعده کے مطابق سوالات کے جوابات ایک دن قبل ملتے چاہیئے، دو دن قبل ہمیں جوابات کی جو کاپی ملی تھی اسیمیں وزیر موصوف صاحب کی طرف سے ہمیں رعن written میں یہ ملارجواب موصول نہیں ہوا۔ جناب جب آج ہم صبح اسمبلی میں آئے

تو یقیناً جوابات کی کاپیاں ہمارے میز پر ہندر موجو دھیں۔ جناب اسپیکر! میں اسی سوال سے متعلق وزیر صاحب سے یہ پوچھو بنگا کہ سوال نمبر ۱۳۷ کی کیے بعد دیگرے دو صفحات پر مختلف جوابات دیئے گئے ہیں۔ کس جواب کو میں تیم کروں۔

جناب اسپیکر۔

جی ملک سرور صاحب

(وزیر مواصلات و تعمیرات)

جناب اسپیکر! چنان تک انکے سوال نمبر ۱۳۷ کا تعلق ہے اسکا جواب الف جزو جی پر دست نہیں ہے۔ جون ۱۹۹۰ تک یعنی ابھی چار میںے ہاتھی ہیں اور ہمیں محکمہ خزانہ سے بالیس لاکھ روپے مخصوص رقم موصول نہیں ہوئی ہے۔

جناب ارجمند اسٹاگٹی

جناب اسپیکر! انہوں نے یہ جواب دیا ہے، جناب اب صفحہ الیٹے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

جناب یہ سوال نمبر ۱۳۵ کا جواب ہے۔

مسٹر ارجمند اسٹاگٹی

جناب اسپیکر! نہیں نہیں جی سوال نمبر ۱۳۷ کا پھر دوسرا جواب ہے جناب اسپیکر! کس جواب کو میں تیم کروں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات

جناب اس سپکھر! میرا خیال یہ ہے کہ سوال جو ہے۔ (ملاخت)

مسٹر احمد داس بگئی

جناب میرے پاس آیک ہی سوال کے دونوں مختلف جواب ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔

جناب جو میں نے ابھی آپ کو جواب دیا ہے۔ وہ درست ہے۔

جناب احمد داس بگئی۔

جناب دوسرے جواب بھی توڑنے میں آیا ہوا ہے۔ جناب اسپکھر! میں گزارش کردنے کا کہ ہمارے وزیر صاحبانہ سوالات کو صحیح صورت میں نہیں پڑھ رہے ہیں۔ جوابات صحیح نہیں دے رہے ہیں۔ اور اگر کوئی (resist) فرماتے ہیں کہ جی ہما۔ سے چیمبر میں قشری لے آئیں۔ جناب ہم اپنی ذات کے لئے تو یہ سوالات نہیں پوچھتے ہیں۔ عوام بھی ہونی ہے، بلوچستان کے لوگ دیکھ رہے ہیں۔ پریس والے بھی ہیں۔ خان صاحب جمہوریت کی روایات کو قائم رکھئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

آپ بھی جمہوریت کی روایات کو قائم رکھیں۔

جناب الرحمن داس مگٹی۔

جناب آپ کے بھی حقوق ہیں۔ اور ہمارے سے بھی ہیں۔ یا تو آپ پنے جوابات نہیں دیتے ہیں۔ تو سوالات و جوابات کا وقت ختم کر دیا جائے۔ اگر آپ جوابات دنیا چاہتے ہیں۔ تو مہربانی کمک کے صحیح جوابات دیں۔ جناب اسپیکر! آپ خود ملا خل فرمائیں، فریب صاحب رات کو اپنے جوابات پڑھتے ہیں نہیں ہیں۔ یا ایوان میں آکر انہیں دیکھتے ہیں۔ میرا تخيال یہ ہے کہ ہمارا استحقاق مجرور ہو رہا ہے۔ ہم کس جواب سے متعلق سوال بنائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔

یہ جواب صحیح ہے۔ دوسرے جواب آپ کو ۱۳۳ میں ملا ہے۔ وہ تھوڑا غلط لکھا گیا تھا۔ سوال نمبر ۱۳۵ کا جواب تھا۔ انہوں نے ۱۳۳ میں دیا ہے۔ یہ غلطی ہوتی ہے۔ جس کے لئے میں آپ سے مذمت کرتا ہوں۔

جناب الرحمن داس بگٹی۔

جناب اسپیکر! وزیریہ صاحب تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ دوسرے جواب غلط ہے۔ جناب اسپیکر اس معزز ایوان نے میں آپ کی وقت ہمارے اسپیکر ہیں۔ آپ ہمارے منصب ہیں۔ آپ دیکھئے کہ غدر جواب ایوان میں آنے استحقاق مجرور ہونے کی بات ہے۔

سردار شاہ اللہ زہری (وزیر پدربات)

(پولمنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! معزز رکن کو وزیر صاحب نے کہا کہ میں معدالت چاہتا ہوں۔ جناب میں سمجھتا ہوں کہ اب اس پر مزید بحث ہنسی ہے۔

مسٹر احمد داس بگٹی

جناب اسپیکر! ہم سردار شاہ اللہ صاحب کا احترام کرتے ہیں۔ جناب ہم کتنی معدرتیں دیتے رہیں۔

جناب اسپیکر!

یہ محتوا ساکلیں رہ جائے گے سوال نمبر ۲۲ کا جواب یہ وزیر صاحب نے فرمایا کہ الف اور ب ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

جناب اسپیکر! (الف) جی سنیں یہ درست نہیں ہے۔ جو ۱۹۹۱ء میں چار ماہ باقی ہی۔ اور نہ ہی حکمہ خزانہ سے بائیس ۲۲ لاکھ روپے مخصوص رقم موصوب ہوئے۔

مسٹر احمد داس بگٹی

جناب اسپیکر! وزیر صاحب نے اس معزز ایوان سے معدالت طلب کی تھی۔ ہم نے جناب معدالت دے دی ہے۔

جناب اسپیکر۔

اپنے سوال نمبر ۱۳۵ کا بھی جواب مل گیا ہے۔ یا آپ اسے پڑھیں گے۔

مسٹر احن داس بگٹی۔

جناب اسپیکر میرا گلا سوال نمبر ۱۳۵

بُل. ۱۳۵ مسٹر احن داس بگٹی

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازٹاہ کہم مطلع فرمائی گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست کہ موخر ۲۶ دسمبر کو خالذی روڈ کا ٹھیک جو کرنو ڈوں روپے کا ہے۔ بغیر ٹینڈر دیا گیا؟

(ب) اگر جنر والف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو مذکورہ ٹھیک حاصل کرنے کی وجہ کا نام بعد ولدیت اور قدمیت بتایا جائے۔ نیز قانونی تقاضے پرے ذکر کی وجہ پاٹ بھی تبلیجی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہنیں ہے کہ ٹھیک بغیر ٹینڈر کے تعمیراتی کاموں کا دیا ہے۔ بلکہ فرموں کے چنان کے لئے اخبار میں مشتمل ہر لیا گیا۔ ۵۰ فرموں نے درخواستیں دیں۔ جسیں سے ۵۰ فرموں کو اس کام میں لینے کے لئے مناسب پایا گیا۔ اور ان فرموں کو ٹینڈر میں حصہ لینے کی دعوت دی گئی۔ اس مقابلے کے بعد جن فرموں نے کم سے کم ریٹ دیئے ان کا کیس براۓ منظوری تیرغور ہے۔

(بے) اب تک ٹینڈروں کی منقولی زیرِ عززہ ہے ۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان

جناب اپنیکر! اس کیلئے میں یہ وضاحت چاہوں گا کہ جن اخباروں میں ٹھیک کیلئے ٹینڈر دیسے جاتے ہیں۔ کیا وہ ایک عام قومی اخبار ہوتے ہیں۔ یا یہ وہ اخبار ہوتے ہیں۔ جنہیں صرف ایک فیصد لوگ پڑھ سکتے ہیں۔ ۹

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔

جناب اپنیکر! محکمہ مواصلات و تعمیرات اپنے اشتہارات محکمہ اطلاعات کے پاس بھجواتا ہے۔ یہ محکمہ اطلاعات کا کام ہے کہ وہ یہ اخبارات میں شائع کریں۔ یہ انکی ذمہ داری ہے۔ یہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی ذمہ طریقہ نہیں ہے۔ محکمہ صرف محکمہ اطلاعات کو جو ٹینڈر وغیرہ ہوتے ہیں۔ انہیں بھجواتے ہیں۔ پھر وہ صوبائی یا قومی اخبارات میں یا علاقائی اخبارات میں جنکا اپنا اپنا ایک کوٹہ ہوتا ہے۔ اسکے مطابق وہ اسیں اشتہارات دیتے ہیں۔

میر عبدالکریم تو شیروانی ۔

جناب اپنیکر! آپ کے توسط سے میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ اطلاعات صرف قومی اخباروں میں شائع کرتے ہیں۔؟ میرے خیال میں میزان اخبار میں شائع کرتے ہیں۔

جناب اپیکر۔

اسکا جواب انہوں نے دے دیا ہے۔ کہا یہ محکمہ اطلاعات کو بھیتے ہیں۔

ب۔ ۱۳۹ مسٹر راجن داس بگٹی۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ سرم مطلع فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نومبر ۱۹۹۰ء تا فروری ۱۹۹۱ء محکمہ مواصلات و تعمیرات کے انجینئرز کے تبادلے کئے گئے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کون کو لئے انجینئر زکر کیاں سے کیاں بھجوایا گیا ہے۔ اور ان کی مدت دولانیہ کیا ہلتی نیز وہ تبادلہ بھی تبلیا جائے

وزیر مواصلات و تعمیرات

ج۔ محکمہ تعمیرات و مواصلات میں کل (۲۸) انجینئرز کے تبادلے ماه نومبر ۱۹۹۰ء تا فروری ۱۹۹۱ء تک سرکاری پالیسی کے تحت کئے گئے۔

(جسکی لسٹ مندرجہ ہے)

نومبر ۱۹۹۰ء تا فروری ۱۹۹۱ء تک مندرجہ ذیل انجینئروں کے تبادلے ہوئے ہیں۔

نام معہدہ	تا	از	دورانیہ	پہنچ
۱ طارق احمد سٹنٹ انجینئر ایس ڈی او۔ اور ٹکنالوجی ایس ڈی او۔ اور دش گورنمنٹ	۱۲ فروری ۱۹۹۰ء	۱۳ نومبر ۱۹۹۰ء	۱۹۹۰ء	نومبر ۱۹۹۰ء
۲ فیض محسن = = = = =	۲۷ نومبر ۱۹۹۰ء	۲۳ فروری ۱۹۹۱ء	۱۹۹۰ء	نومبر ۱۹۹۰ء

نمبر شمار	نام و عنده	از	تا	دروائیہ
(۱)	غلام سردار	بستی	۲۱ ۸۸	۱۳ ۹۰ تا ۲۱ ۹۰
(۲)	عبد القادر	ڈیرہ مرا جمال	۲۹ ۸۸	۱۳ ۹۰ تا ۲۹ ۹۰
(۳)	اختر علی	سبئی	۱۸ ۸۸	۱۳ ۹۰ تا ۱۸ ۹۰
(۴)	محمد جان	گوادر	۱۱ ۸۸	۱۳ ۹۰ تا ۱۱ ۹۰
(۵)	فضل محمد	حجب کی	۲۰ ۸۸	۱۵ ۹۰ تا ۲۰ ۹۰
(۶)	محمد اسماعیل	تر بت	۸ ۹۰	۲۹ ۹۰ تا ۸ ۹۰
(۷)	رشید خواجہ خیل	نوکری طاری	۱۶ ۹۰	۱۵ ۹۰ تا ۱۶ ۹۰
(۸)	شفقت حسین ٹھوڑہ	خضدار II	۱۲ ۹۰	۱۲ ۹۰ تا ۱۲ ۹۰
(۹)	چیف الجنیز ٹھوڑہ	رجھٹ پڑ	۱۱ ۸۹	۱۲ ۹۰ تا ۱۱ ۹۰
(۱۰)	شہبز احمد	ایڈی او جھٹ پڑ	۱۲ ۸۹	۱۲ ۹۰ تا ۱۲ ۹۰
(۱۱)	بشنیر احمد	پورے سیکھری آفس	۱۲ ۹۰	۱۲ ۹۰ تا ۱۲ ۹۰
(۱۲)	محمد ایوب چکنی	سرور نز کوٹہ	۱۰ ۹۰	۱۲ ۹۰ تا ۱۰ ۹۰
(۱۳)	منیر احمد	کوالی کھنڑ دلت	۱۱ ۹۰	۱۳ ۹۰ تا ۱۱ ۹۰
(۱۴)	خانم امداد	اواران	۱۱ ۸۶	۱۲ ۹۰ تا ۱۱ ۹۰
(۱۵)	امام دین	کنٹرکشن سب دشنا	۱۰ ۹۰	۱۲ ۹۰ تا ۱۰ ۹۰
(۱۶)	امیر حمزہ بادی اسٹنٹ	سندادہ	۱۰ ۹۰	۱۰ ۹۰ تا ۱۰ ۹۰
(۱۷)	شکیل احمد	خضدار	۹ ۹۰	۱۰ ۹۰ تا ۹ ۹۰
(۱۸)	ظفرالدین ٹھوڑہ	کوٹے سیکھری آفس	۱۲ ۹۰	۱۳ ۹۰ تا ۱۲ ۹۰
(۱۹)	محمد علی بگٹی	ستونگ	۲۹ ۹۰	۲۹ ۹۰ تا ۲۹ ۹۰

نمبر شمار	نام مع عہدہ	از	ت	دورانیہ
(۳۱)	نعمیم شاہ	سوالیٰ سردار نفیر آباد	ستونگ	۲۹ مئی تا ۱۶ جولائی ۱۹۹۰ء
(۳۲)	داود دلائی	ادھل	بید	۹ جولائی تا ۱۹ جولائی ۱۹۹۰ء
(۳۳)	جاوید اقبال	بلوچستان ہاؤس کوئٹہ	براۓ تقری	۱۰ جولائی تا ۲۷ جولائی ۱۹۹۰ء
(۳۴)	غلام سردار	ڈیرہ مراد جمالی	براۓ تقری	۱ جولائی ۱۹۹۰ء
(۳۵)	عبد الجبار خان	خضدار I	ڈیرہ مراد جمالی	۸ جولائی تا ۲۱ جولائی ۱۹۹۰ء
(۳۶)	ضیار الحسن	اسے ڈی لیبارٹری کوئٹہ	چمن	۱۰ جولائی تا ۲۶ جولائی ۱۹۹۰ء
(۳۷)	محمد ایوب	قمر الدین کارینہ	خانوزی	۱۱ جولائی تا ۲۹ جولائی ۱۹۹۰ء
(۳۸)	ذین اللہ	خانوزی	ہلیتھ کوئٹہ I	۱۱ جولائی تا ۲۹ جولائی ۱۹۹۰ء
(۳۹)	محمد ذکریا	ای۔ ایڑی۔ ایم لوڑاں نی	دکی	۱۱ جولائی تا ۲۰ نومبر ۱۹۹۰ء
(۴۰)	اکبر گیک	الیکٹریکل ایس۔ ڈی۔ او	کوئٹہ	۱۲ جولائی تا ۲۰ نومبر ۱۹۹۰ء
(۴۱)	محمد نعیم لہری	چمن	ثلاث	۱۲ جولائی تا ۱۹ نومبر ۱۹۹۰ء
(۴۲)	شاہ محمد کاسی ایگزیکٹو	ڈوڈن I کوئٹہ	تربت	۱۲ جولائی تا ۲۲ نومبر ۱۹۹۰ء
(۴۳)	محمد جان	تربت	براۓ تقری	۱۲ جولائی تا ۱۹ نومبر ۱۹۹۰ء
(۴۴)	غلام دستیگر	تقری	سبئی	۱۲ جولائی تا ۱۹ نومبر ۱۹۹۰ء
(۴۵)	رضی محمد جنگ	نفیر آباد	ڈوڈن I کوئٹہ	۱۲ جولائی تا ۱۹ نومبر ۱۹۹۰ء
(۴۶)	فخر الدین کاٹٹ	اندر سیکرٹری مینیکل	ڈیرو مراد جمالی	۱۲ جولائی تا ۱۹ نومبر ۱۹۹۰ء
(۴۷)	محمد شرفی ناز	سبئی	رپورٹ سیکرٹری آفس	۱۲ جولائی تا ۱۹ نومبر ۱۹۹۰ء
(۴۸)	المدداد ترینی	تقری	ایکس سیشن ڈوڈن لاکٹ	۱۲ جولائی تا ۲۱ نومبر ۱۹۹۰ء
(۴۹)	مجید شاہ	بید	تقری	۱۲ جولائی تا ۲۸ نومبر ۱۹۹۰ء

نمبر شمار	نام مع عہدہ	اڑ	تا	دولائی
(۲۹)	ارشد سید پرنسپل مفتاح الجنیز	بڑے تقری	ایس۔ ای۔ ہمیڈ کوارٹر کوئٹ	۱۳۔ تا ۲۰۔ جون ۱۹۷۸
(۳۰)	محمد انعام پچان رہ	سرکل نوراللائی	سرکل نوراللائی	۱۹۔ جون ۱۹۷۸
(۳۱)	طاحمد " "	ہمیڈ کوارٹر خندار	نوراللائی	۲۳۔ جون ۱۹۷۸
(۳۲)	عنايت اللہ بادینا " "	ایس ای کوئٹہ	تقری	۱۵۔ جون ۱۹۷۸
(۳۳)	محمد کلیم ناصر " "	ترہت	کوئٹہ	۱۹۔ تا ۲۰۔ جون ۱۹۷۸

مسئلہ ارجمند اس بگٹی

جناب اسپیکر: میں گزارش کروں گا کہ وزیر موصوف نے کچھ الجنیز کو چودہ چھوٹے دن بعد ایک بجھ سے دوسری جگہ ٹرانسفر کی ہے۔ ان ٹرانسفر کی اصل وجہ کیا تھی ان کی پس ولپشت کیا کارفرما بھی کیونکہ بلوچستان ایک غریب صوبہ ہے میں یقین ہے کہ آج ہم جن معزز کو سیوں پر بھیتے ہیں۔ یقیناً یہ کوہستان ہماری عوام نے ہی دی ہی۔ کسی مقصد کے لئے ٹاکہ ٹرانسفر اور پوسٹنگ کے لئے بکھہ وہ اپنے مسائل کے حل کے لئے یہاں بھیجا ہے اور ان کا حل پا شے ہیں۔ جناب اسپیکر، ایک آفیسر ٹرانسفر پر گورنمنٹ کا اسے ٹی اے ڈی اے پر کتنی رقم خرچ ہوتی ہے۔ اس تین ماہ کے دوران ۳۳ الجنیز کے ٹرانسفر پر کم اذکم چالیس پچاس لاکھ روپے ٹی اے ڈی اے پر خرچ ہوئے ہوں گے۔

مسئلہ اسپیکر۔

ارجمند اس بگٹی صاحب نے آپ کا عنہی سوال یہ ہے کہ چودہ چھوٹے دن کے

بعد ایک انجینیر نے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ طرالسفر کرنے کی بیادی وجہ کیا ہے۔

مسٹر ارجن داس بھٹی۔

جناب اسپیکر! جیسا کہ ان طرالسفروں کی بیادی وجہ کیا تھی۔ اور ان میں ایک انجینیر مسٹر شیراحمد کے طرالسفر کی مدت ہمیں دیکھی ہے۔ اس بارے میں وزیر موصوف سے دریافت چاہئے تھا۔ کہ اتنی جلد طرالسفر کرنے کی کوئی خاص وجہ ہو گئی کوئی مشکایت / ناقص کا رکرداری دیکھی وغیرہ وغیرہ

وزیر مواصلات و تعمیرات

جناب اسپیکر! جیسا میں معزز رکن کے ضمنی سوال کا تعلق ہے۔ اس بارے میں عرض یہ ہے کہ میں نے ماہ نومبر کے ۲۱ تاریخ کو اس محکمے کا چارچ سنبھالا تھا اس مہ کے دوران میں ۲۱ نومبر سے پہلے بھی تقریباً پندرہ میں کے قریب انجینیر طرالسفر ہوئے تھے، جیسا میک معزز رکن کے سوال کا تعلق ہے۔ وہ صحیح ہے کہ اس طرح کے طرالسفر و پوسٹینگ ہمیں ہونی چاہیے۔ جناب عرض یہ ہے کہ ہمارے فرماندار صاحبان اور ممبر صاحبان خود سفارش لاتے ہیں۔ طرالسفر اور پوسٹینگ کرانے کے سلسلے میں اور بعض طرالسفر انجینیر نے ناقص کا رکرداری دیکھی کی بنا پر عمل میں لاٹی جاتی ہے۔ تو اس طرح یہ طرالسفر نے وغیرہ کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔

مُسٹر ارجمنِ داس بگٹی۔

جناب اسپیکر! میں وہ یہ صاحب کے جواب ہی سے سوال پوچھتا ہوں۔ کہ بعض انجینئرز کو ناقصی کارکردگی کی بنا پر ٹرانسفر کیا جاتا ہے۔ تو جیسے طارق احمد کو ادھل سے دشت گوران ٹرانسفر کیا گیا ہے، تو کیا دشت گوران بلوچستان کا حصہ نہیں کہ ایک ناہل آئیز کو بلوچستان کے ایک کونے سے دوسرے کونے بھجوائے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ ان کو (Increase) کر رہے ہیں۔

وزیرِ مواصلات و تعمیرات۔

جناب اسپیکر جہاں تک طارق احمد ایس۔ ڈی۔ او کا تعلق ہے وہ مجھ سے پہلے ٹرانسفر ہوا ہے۔

مُسٹر ارجمنِ داس بگٹی

جناب میں گزارش کر رہا تھا کہ جیسا کہ ظفر اللہ گچکی صاحب ہے جو ۱۲-۹۰ سے ۲۰-۱۲ یعنی کوچودہ دن میں ٹرانسفر ہوا ہے۔

وزیرِ مواصلات و تعمیرات۔

یہ انکی پیشتر تھی۔ کہ انہیں دشت گوران سے کہیں اور ٹرانسفر کیا جائے لیکن ہم نے انہیں سنہی مانا۔

مسٹر ارجمن داس مگٹی۔

جناب اسپیکر - میں وزیر موصوف کی جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ کیونکہ میں نے ابھی ظفر اللہ چھپی کے بارے میں سوال پوچھا کہ وہ چودہ دن کے اندر ٹرانسفر ہوا ہے اور کسی بھی آفیسر کو اسکی ناقص کارکردگی کے باد پر ٹرانسفر کر کے بلوچستان کے ایک کوئی سے دوسرے کوئے بھجوایا جاتا ہے۔ وہ بھی تو بلوچستان کا حصہ ہے اس طرح سے انکی ناقص کارکردگی کی وجہ تھام نہیں ہو سکی جناب آپ وزیر ہیں۔

اپنے ملکے کا خدا را اسی بات کو مدنظر رکھیں گے ایک ٹرانسفر اور پوسٹیگ پر حکومت کی کتنی رقم اسی پر ناجائز صرف ہو رہی ہے۔

مولانا عصمت اللہ وزیر منصوبہ پندی و ترقیات

بناب اسپیکر؛ معزز رکن نے ایک آفیسر کے تباہ لے پر اتنی طویل بحث کے اسکی خدمت میں عرض کرنا پا ہتا ہوں کہ جیسا وہ صاحب خود فرماتے ہیں کہ حکومت ٹرانسفر کرنے کے لئے نہیں ہوتی تو میں اس معزز رکن کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا اور اسمبلی ایوان بھی ایک چھوٹے آفیسر کے ٹرانسفر کی وجہ پھنس کے بارے میں نہیں ہوتا آپ از راہ کہم آفیسروں کے ٹرانسفر اور ملکے کی کارکردگی متعلقہ وزیر و میں پر چھوڑ دیں اگر یہ سوال اتنی لمبی بحث کا محتاج ہوتا ہے، تو میں بھتتا ہوں کہ بلوچستان میں سینکڑوں ٹرانسفر ہوئی ہے اور انہر ہر ٹرانسفر کے بارے میں کوئی معزز رکن پوچھتا ہے۔ تو اس سے ایک طویل بحث شروع ہوئی ہے۔ گزارش ہے کہ اسمبلی قانون سازی کے لئے ہوتی ہے البتہ ایک ایم معاملے پر بحث ہو سکتی ہے۔ اگر ہم واقعی اسی ایوان کے معزز

رسن ہیں۔ تو ہم کہا پنا دلت قوم کا وقت اور اس سمبھلی کا وقت صالح سہی کرتا چاہیے۔

مسٹر اجمن داس بلگٹی

جناب اسپیکر! حضرت صاحب بالکل درست فرماد ہے ہیں۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ ایک بات جب وزیر متعلقہ نے تدیم کی۔ کہ ۷ نومبر تین ماہ کے دران جن ۲۳ اگسٹ کی طرف سفر ہونی وہ سہیں ہوتے چھپے تھیں اور تدیم کیا کہ از روئے الفاظ صحیح بات سہیں۔ بلوچستان اس بات کا متحمل نہیں ہے۔ جناب حضرت صاحب وزیر متعلقہ اس بات کو تدیم کرچکے ہیں۔ آپ ا پنا غصہ ہم پر نہ نکالیں۔

ڈاکٹر عبدالحال بلوچ

جناب اسپیکر! ارجمن داس صاحب کہہ رہے ہیں کہ بلوچستان بہت غریب ہیں۔ تو بھائی سرور خان بھی غریب ہیں۔ وہ کوئی سرمایہ دار نہیں۔ جناب عرض یہ ہے کہ نظر اللہ چکی کے طرف سفر کے بارے میں جو جواب ملا ہے وہ درست نہیں۔ سرور صاحب اس کو کلیئر کریں کیونکہ اس وقت نظر اللہ چکی اور قتل میں ایکیگیں تھیں ہے۔

وزیر موادا و تعمیرات

جناب اسپیکر جہاں تک نظر اللہ چکی کے طرف سفر کا تعلق ہے۔ اس کی طرف سفر براہ راست وزیر اعلیٰ صاحب نے کی ہے۔ اس کے بارے میں مجھے علم نہیں اور نہ اس بارے میں مجھ سے پوچھا گیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکم مکبوص

میں یہ سہیں کہتا ہوں کہ اس کا ٹرانسفر کیوں ہوا میں صرف یہ عرض کرنا چاہیا ہوں کہ جو جواب ہمیں موصول ہوا ہے وہ کچھ اور ہے اور جو آپ جواب دے رہے ہیں۔ وہ اس سے مختلف ہے۔ ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ آپ اسے سیکرٹری پر لگائیں۔ چیف پر لگائیں۔ یہ تو آپ کی اپنی گورنمنٹ کی صواب دید پر ہے لیکن آپ نہ ہو جو ہمیں جواب دیا وہ درست نہیں۔

میر عبدالکریم تو شیر وانی

جناب اسپیکر۔ جہاں تک ٹرانسفر اور پوسٹنگ کا لفظ ہے یہ لوعواوی گورنمنٹ ہے۔ اور عوای پریش رجھی ہے۔ جناب ارجمند اس میردادست بھی ہے۔ اور بھی جتنے وزیر موصوف کو قصور وار ٹھہرایا ہے۔ متعلقة وزیر اس سلسلے میں قصور وار نہیں کیونکہ لوگ تو قوع کرتے ہیں۔ اور ایسے بھائی لوگ جو اپنا Tenure تین چار سال سے گزار چکے ہیں وہ بھی ٹرانسفر پاہتے ہیں۔ اور ہاتھی لوگ جو فقرہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کا بھی حق بنتا ہے فیلڈ پرہ جاتے کا میرے خیال میں جمہوری دور میں ٹرانسفر اور پوسٹنگ ہوتی رہتی ہے۔ اس پر وہ کوئی objection نہ کریں اگر آپ سندھ اور پنجاب میں دیکھیں ماضی کی گورنمنٹ گئی تو دوسری گورنمنٹ آئی اس نے اپنے آدمی لائے یہ جمہوریت کا Process ہے شکریہ

جناب اسپیکر -

سردار شاہزاد خان زہری صاحب آپ کچھ کہنا پا تھے مہیں۔

سردار شاہزاد خان زہری وزیر ملدویت

جناب اسپیکر میں میر عبدالکریم نوشر و افی کاشٹکر یہ ادا کرہا ہوں۔ جس نے ہماری حمایت کی کیونکہ پہلے بھی یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ اپوزیشن دلے ہمارے بھائی ہیں۔ وہ ایک چھوٹے سے مسئلے پر بحث میں ہیں الجھنے ہمارے ساتھ تعاون کریں گے جہاں تک ٹرانسفر اور پوٹینگوں کا تعلق ہے۔ اگر آج ہمارے اپوزیشن کے بھائی یہ کہہ دیں کہ ہم کسی کے ٹرانسفر کی سفارش کے لئے نہیں ہیں گے۔ جہاں تک پوٹنگ اور ٹرانسفر کی بات ہے۔ اگر یہی بات اسمبلی فلور پر کہیں کہ ہم کسی کی سفارش نہیں کرے یں گے۔ اور کوئی بھی ہمارے پاس نہیں آئیگا۔ کہ فلاں آدمی کو ٹرانسفر کریں۔ تو ہم آپ سے کسی ہادی کو ٹرانسفر نہیں کریں گے۔ دوسری بات یہ کہ لیسے انسر بھی ہے۔ جو گزشتہ تیڑہ چودہ چودہ سال سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک ہی پروٹ پر انکو ہلانے والا کوئی نہیں تھا۔ انہوں نے اپنی میراث بنائی ہوئی ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم انکو نہ ہلائیں آپ بھی انکو جانتے ہیں۔ انہوں نے اپنی میراث بنائی ہوئی تھی پھر آپ ہم سے گلہ نہ کریں ہم آپ کو response نہیں کریں گے (مدخلت)

جناب اسپیکر -

آپ انکو بات مکمل کرنے دیں۔

مسٹر رجن داس بھٹی۔

جناب اسپیکر۔ ہمیں انکا احترام ہے۔ اگر وہ تقریر کرنا پاہنچتے ہیں۔ تو سمجھیں۔

وزیرِ بلدیات۔

میں بھی آپ کا احترام کرتا ہوں۔ بھیتیت اقليتی ممبر کے۔ دوسرے ممبر صاحبان اگر ہمیں
تنگ نہیں کر دیں گے آج آپ اسمبلی کے فلور پر ہمیں بتاویں کہ ہم کسی کے لئے نہیں آئیں گے۔ ممبر نہ
ہمیں ایک تدریں جائے ٹرانسفر کے لئے تنگ کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ اسمبلی میں
وہی سوال ہم سے کرتے ہیں۔ اگر ہم نہ مانیں تو کہتے ہیں کہ فلاں مشترکاً نہیں کرتا
اب اسکا فریضہ خود کرو۔

ڈاکٹر عبدالحکم بلوجہ

جناب اسپیکر! میرے خیال میں اسکا درضاحت سردار شنا اللہ صاحب کر دیں گے۔
کہ ہم اگرچہ سوال کرتے ہیں۔ اپنے پرنسنل Tactics کے حوالے سے یا بلیک میلنگ
سے آپ ہمارا کام نہیں کرتے جتنا ٹرانسفر نہ ہوئی ہے۔ یہ آپکی گورنمنٹ
کی پالیسی ہے۔ اگر اپنی شہزادی کی ایک فرد نے جا کر ایسا کیا ہے۔ تو اور بات ہے
میں آپ نے اتنے پھر زکوں بار بھان سے ٹرانسفر کے مکمل بھیجا سیا یہ ہم نے کہا تھا؟

وزیرِ بلدیات۔

جب آپ وزیر صحت تھے آپنے بھی اس طرح کیا تھا۔

جناب اپنیکرہ۔

میں سردار شنا رالہ سے گزارش کر دیں گا (مداخلت)

ڈاکٹر عبد الحالک بلوچ

بنیادی طور پر چار سوال یہ ہے کہ آپکی گورنمنٹ نے ڈائنسفر کیں یا آپکا right ہے۔ اپ۔ اس طرح اپنا حق برقرار رکھیں۔ لیکن آپ نے جتنے بھی غلط کام کئے ہیں وہ اپوزیشن کے کہنے پر سہیں کئے۔ اب جو ڈائنسفر (مداخلت)

وزیر بلدیات۔

میں نے یہ سہیں کہا کہ ہم سے اپوزیشن والے غلط کام کر رہے ہیں۔ بلکہ آپ ہم سے جو کام کر رہے ہیں۔ (مداخلت)

جناب اپنیکرہ۔

آپ دونوں آپس میں بات نہ کریں۔

ڈاکٹر عبد الحالک بلوچ۔

میں سردار صاحب سے کہتا ہوں کہ جو بھی پارٹی ڈائنسفر میں ہوتی ہے۔ یہ اسکا حق ہے کہ کس کو ڈائنسفر کرے یا کس کے خلاف تادیبی کارروائی کرے جو بھی کرے۔ لیکن یہاں فلور آف دی ہاؤس پر جتنے سوالوں کے جواب انہوں نے مہیا کئے ہیں۔ پر یکیلی practically ہمارا اختلاف نہ ہے اسی پر یہ ہے کہ جیسا کہ سرور خان

صاحب نے خود کہا اطفـل اللـه کـچکی سـنگـول مـیں ہـی۔ لـیکـن^{practically} پر کٹی گئی وہ بھورائیں اور تسلی کام کمرہ ہے ہیں۔ ہم اس پر اعتراض نہیں کرتے کہ وہ اور تسلی میں کام کیوں کمرہ ہے ہیں۔ خدا کمری آپ کو ایکیں نہیں بلکہ چیف لگائیں لیکن جس ہیں آپ نے غلط جواب دیا ہم اس پر اعتراض کرتے ہیں۔

مسٹر احمد داس بگٹی۔

جتاب اسپیکر میرے خیال میں ڈاکٹر مالک صاحب نے جو ضمنی سوال کیا ہے اسکا جواب متعلقہ وزیر ہے۔

جناب اسپیکر۔

اس کا جواب دیا یا گیا ہے۔

مسٹر احمد داس بگٹی۔

جواب دیا ہے۔ یہ وزیر صاحب نے ابھی تک نہیں دیا۔ میں گزارش کرتا ہوں۔ سردار شہزادہ زہری صاحب بات کرد ہے تھے۔

جناب اسپیکر۔

آپ اس سوال سے متعلق ضمنی سوال کہنا چاہتے ہیں؟

مسٹر احمد داس بگٹی۔

جی۔ میں اسی سوال کے متعلق ضمنی سوال کرتا ہوں۔ کہ وہ فرماتے ہے تھے کہ مہرزاں کے

پریشیر کے تحت پوٹھیں اور ٹرانسفرز ہوتی رہتی ہے۔ کیا وہ یہ بتا سکتے ہیں کہ چورہ دنگر میں وہ کون آنڈا میں نمبر عقا جو منظر سی اینڈ ڈبلیو کے پاس گیا اور اپروچ کیا کہ فلاں بندے سے کوئی ٹرانسفر کریں اسکے بعد دوبارہ چورہ دن بعد دوسرے نمبر نے انکو اپروچ کیا کہ اس غریب کو والپس لے آئیں جناب والا کیا وہ اس آفیسر کی حق تلفی نہیں ہے۔ (مداخلت) پلینر مجھے بولنے دیں۔ پھر نیسی دفعہ چورہ دن کے بعد اسکو ایڈیل کر دیں۔ (مداخلت) وہ کون متعدد افسر تھے۔

جناب اسپیکر کے۔

آپکا سوال آگیا ہے۔ آپ آپس میں بولنے کی بجائے اسپیکر سے مخاطب ہوئے ارجمند اس بھی صاحب آپ تشریف کیں تقریر کی بجلی مختصر سوال کریں۔

مسٹر اجمند اس بھی ط۔

جناب اسپیکر مجھے جنہ د د کا جواب بھی نہیں ملا مسٹر شہیر احمد کی مدت دورانیہ کے بارے میں تفصیل نہیں بتا دی گئی۔

سردار شنا اللہ خان زہری۔ (وزیر بلڈیا)

جمالیہ میرے دوست ارجمند اس صاحب نے فرمایا کہ وہ کوئی صاحب ہیں۔ وہ میرے چیمبر میں آ جائیں۔ میں انکو اپنے حکم کے بارے میں بتاؤ گا۔ ایک ایسا طریقہ تھا میں نے اسکو ایک جگہ ٹرانسفر کیا پھر ایک دوست نے دوسری جگہ اس کی ٹرانسفر کے لئے کہا اسی طریقہ تیسرا جگہ ٹرانسفر کے لئے کہا گیا کہ اسکو ٹرانسفر کرو میں اسکا ثبوت

دونگا آپ کو تباہ نہ گا۔ آپ ہم پریشر ڈالر کہتے ہیں کہ اسے ٹرانسفر کریں۔ ہم نے ٹرانسفر کیا ہے ہم نے سب کو ساتھے کر کر چلنا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اپوزیشن والے ہیں۔ لہذا ہم آپ کا کام نہیں کرتے۔ چاہیے کوئی اپوزیشن میں ہوں یا سوئی ٹریئری بخوبی میں بھی ہوئے ہوں۔ ہم ان کا کام بھی کر سکتے اپوزیشن first priority والوں کے کام بھی کریں گے۔ اس سلسلے میں ہم نے آپکو فضیل پرستی کی۔ پر کھا ہوئے آپوزیشن والے ہمارے پاس آتے ہیں۔ ہم آپ کے کام کرتے ہیں۔ اگر آپ آئندہ ہمارے پاس نہیں آئیں گے۔ تو ہم آپ کا کام نہیں کر سکتے کیونکہ آپ خود کہتے ہیں۔ لہذا ہم آپ کے کام نہیں کر سکتے۔ دلیکم۔

جناب اسپیکر -

مندوشیل صاحب کا پواستہ چونکہ پڑھے ہے۔ پڑھے وہ بولیں گے۔ اس کے بعد میر عبد اللہ یار نور شیر وانی صاحب کا نام ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوشیل (وزیر تعلیم)

جناب اسپیکر! اس بات کے معزز رکن ارجمن داس صاحب خود گواہ ہوں گے کہ ہم نے انکو اکاموڈیٹ کیا ہے۔ پھر وہ ہم پر اعتراض کرتے ہیں۔

مسٹر ارجمن داس بھٹی -

مجھے اکاموڈیٹ کیا ہے۔ یہ میں اسکی تفصیل چاہتا ہوں (مدخلت) مجھے کس طرح اکاموڈیٹ سیاگیا ہے۔

وزیرِ تعلیم

بانگلہ آپ کو اکا مودیٹ کیا ہے۔ آپ جو پہر زلاۓ تھے۔ ٹائپ شدہ آرڈر تھے اپنے ان پر مجھ سے دستخط کر داۓ تھے۔ یہ آن آرڈر تھے ایک دوستی طریقے ہونگے میں نے اس طرح آپ کو اکا مودیٹ کیا ہے۔

مسٹر ارجمن داس بگٹی۔

وہ لئے آپ نے مجھے اکا مودیٹ نہیں کیا (مدافتہ)

وزیرِ بلڈیات۔

جس طرح جعفر خان صاحب کے پاس آپ ٹائپ شدہ آرڈر لائے تھے اور کیا کہ اس پر signature کریں۔ (مدافتہ)

جناب اسپیکر۔

سردار شاheed صاحب ایک معزز رکن کا پروائیٹ ہے۔

میر عید الکرم نو شیر وانی۔

جناب اسپیکر۔ اس معاملے پر بیان اتنی بحث کی ضرورت نہیں ہے یہ منظر متعلقہ کافکشن ہے۔ یہ عوای گورنمنٹ ہے۔ یہ انحصار ہے۔ یہ پاکستان کی لبقا اور سالمیت کا سوال ہے بلوچستان کی تعمیر و ترقی کے لئے ہر قدم پر ہم سب نے سوچا ہے۔ ہم ہر معاذ پر اس مقصد کے لئے انکے ساتھ ہیں۔ اس لئے ہم اس پر بحث نہیں کریں گے۔ میں نے

کئی مرتبہ خود سردار خان سے کہا کہ سائیں اس آدمی کو فلاں جگہ ٹرانسفر کر دیں یہاں
رامیٹ ہے۔ یہاں حق ہے۔ اتنا بحث کی ضرورت نہیں ہے کہ فلاں آدمی کو کیوں
ٹرانسفر کیا گیا۔ یہ انکا یعنی منسٹر متعلف کا نتکش ہے۔ پاکستان کو حضورین ہائیکمائلک
میں بھی جمیوریت میں ایسا ہوتا ہے۔ جمیوریت میں ایسی چیزیں ہوتی ہیں۔ ہمیں چاہیے
کہ ہم بلوچستان کی تغیر ترقی کے لئے سوچیں۔ یہ منسٹر کا اپنا کام ہے وہ بہتر جانتے ہیں۔
کہ فلاں شخص کتنے ہیں سے باہر ہے کتنے سال سے باہر ہے۔ تاہم ہم مبڑ
بلوچستان اسمبلی ہی ان کو مجبور کرتے ہیں۔ کہ اس کو ٹرانسفر کرو خود دن میں
دس دفعہ انکے پاس جاتے ہیں۔ کہ فلاں کو رکھیں اور فلاں کو ٹرانسفر کریں۔

(تحفیظ و آنری)

جناب اسپیکر۔

ڈاکٹر عبدالمالک۔

ڈاکٹر عبدالمالک ملبوچ۔

جناب اسپیکر صاحب! جس طرح سے بات کو جناب سریم نو شیر والی صاحب نے
واپسینہ اپ کیا ہے۔ میں انکی بات میں کچھ اور اضافہ کرنا چاہیں۔ اور عرض کرنا چاہتا
ہوں۔ کہ اگر ہم عوای نمائندہ سے کمیت سے کمی کام کے سلسلے میں کسی ذریعہ یا ذریعہ
اعلیٰ کے پاس جاتے ہیں۔ اور اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم کوئی غلط سنارش کرتے ہیں۔ اس
کے لئے وہ ہمیں بالکل پا یمنٹ آؤٹ کریں۔ کہ آپ یہ غلط کام کر رہے ہیں تو ہم ان
کو مجبور نہیں کر سکتے۔ اور یہ بات سہی ہے۔ کہ وہ حکومت میں ہیں۔ تو ہم ان کو مجبور
سہی کر سکتے ہیں۔ ہم ان کے پاس کسی کام کے سلسلے میں ضرر جا پہنچے اور اپنے عزم

کے خائدے کی حیثیت سے جائیں گے۔ اور وہ لوگ اگر سمجھتے ہیں کہ ہم غلط سفارش کر رہے ہیں۔ تو ان کا فرض ہے وہ بتا یہیں کہ آپ غلط سفارش کر رہے ہیں۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ اور ساری بحث کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ جتنے بھی غلط کام تھے وہ سب اپوزیشن نے کہ اتنے اور اس کے لئے ٹوپی ٹردی پچھڑ جبور تھی۔ اس نے تو کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ اور اگر ہم نے کسی غلط کام کی سفارش کی ہے۔ تو آپ واضح کریں۔ کہ ہم اسکو نہیں مانتے ہیں۔ سکین اپنی سب با تین چیزوں ہم پر نہ تھوڑیں۔

مسٹر احمد داس بگٹی۔

جناب اسپیکر صاحب ہم اسی بحث کو طویل نہیں کرتے ہیں۔ اور میں یہ گزارشے کر رہا تھا کہ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے۔ اور میں یہ عرض کروں گا کہ ذریعہ صاحب بھی اس چیز کو مان چکے ہیں۔ خدا مجھ کو عنیر پارلیامنی لفظ دبوائے کہ انہوں نے یہ خود کہا کہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اور ساتھ ساتھ ہم اپوزیشن اس چیز کے بارے میں واضح طور پر تباہی ہی گے۔ کہ ہم اختلاف برائے اختلاف نہیں کرتے ہیں اور عمار اخلاف ہمیشہ برائے تغیر ہو گا۔ جس چیز کو سر در فان صاحب تیم کہ چکے ہیے۔ کہ یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ لہذا اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔ ہم پر ہر چیز نا جائز مت بخواہیں۔ خدا را یہ نہ کہیں۔ کہ کمری تو آپ اور نام ہمارا لیں۔

جناب اسپیکر۔

جب آپ نے سوال پوچھ لیا ہے۔ اب اس پر بحث نہ ہوں۔

وزیر ملکریات

جناب اسپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ آپ ہمیں تائیں کر ہم نے کون غلط کام کیا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ آپ ہم پر غلط کام تھوپ رہے ہیں۔ میں نے صرف مرانسپروں کی بات کی ہے۔

جناب اسپیکر۔

جب بات ختم ہو گئی ہے۔ تو اس بحث کو ختم کیا جائے۔ تو بہتر ہے گا۔
اگلا سوال میر طہور حسین خان کھوسہ صاحب کا ہے۔

نمبر ۱۵۰ میر طہور حسین خان کھوسہ۔

سید اذیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ زیر تعمیر بخندہ ما بخندہ پور تا ما کیٹ روڈ میں خرب اور ستے قسم کی ایشیں استعمال ہو رہی ہیں؟

(بج) مذکورہ روڈ کی تعمیر کی لائگت کس قدر اور میٹروں کیا سے لایا جا رہا ہے۔ نیز اس روڈ کی تجھڑافی کون کو لئے ملکے کمرہ ہے ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔

(الف) بخندہ ما بخندہ پور روڈ فارم ٹو ما کیٹ روڈ میں پیوں کی تعمیر میں جو ایشیں استعمال ہو رہی ہے۔ وہ اس علاقے میں ہر قسم کی تعمیراتی کام کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ البتہ ان کا رنگ لال ہے۔ اس قسم کی ایشیں اس علاقے میں بنتی ہے۔ باقی

جہاں تک اس کی کوالٹی کا تعلق ہے۔ تو وہاں پر انجنئرنگ نیٹ کے نامہ موجود ہیں جو باقاعدگی سے میسٹ کر نیکے بعد اجازت دیتے ہیں۔

(ب) اس روڈ کی تعمیر تخمینہ ۲۹-۳۰ ملین ہے اور اس کا میٹریل کوٹ ڈی جی سے لار ہے ہیں۔ اسکی تکمیل زیادہ تو انجنئرنگ کنٹرول کراچی والوں کے ذمہ ہے۔ جبکہ محکمہ بی ر آر بھی وقتاً فوقتاً اسکی انپیکشن کرتا ہے۔

جناب اسپیکر۔

کوئی صفحہ سوال ؟

میر طہور حسین خان کھوسہ۔

جناب اسپیکر! یہ کام ایشیون ڈولیمینٹ ہر دنگام کے تحت تیرہ لاکھ یا سولہ لاکھ روپے فی کلو میٹر کے حساب سے ٹھیک پر دیا گیا ہے یہ فارم لو مارکیٹ سڑک ہے۔ اور جبکہ ہمارے ہاں مقامی طور پر تولاکھ روپے فی کلو میٹر سے سڑک بنتی ہے۔ ہر کام کے لئے ایسا ہوتا ہے کہ اگر مقامی طور پر کوئی خراب چیز ملنے تو باہر سے لائی جائے۔ جبکہ وہاں پر سرخ اور خراب ایٹیں پل بنانے کے لئے لائی گئی ہیں۔ تو اس کے لئے بھی میں بہت بہتر ایٹیں ملتی ہیں۔ اور ٹھیک کا پیسہ بھی انکو بہت مل رہا ہے۔ جبکہ مقامی طور پر آٹھ لاکھ یا گز لاکھ روپے فی کلو میٹر کے حساب سے بن جاتا ہے۔ اب جبکہ ان کو تیرہ لاکھ روپے فی کلو میٹر مل رہا ہے۔ میٹر مل تو اچھا استعمال کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

جناب والا! جہاں تک نہوڑ حسین خان کھوسہ صاحب ہے سوال کا تعلق ہے۔ یہ جو پراجیکٹ

ہے۔ ایشین ڈولیپنٹ پر الجیکٹ کا ہے۔ اس کی دیکھ بھال بھی ایشین ڈولیپنٹ بنک کے ذمے ہے۔ انہوں نے وہاں پر اپنے کنٹلٹ مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اور ان کے قائدے دہاں پر کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے ذریعے ہی کام پایہ تکمیل کو پہنچ گا جہاں تک ان کے اغراض کا تعلق ہے۔ تو میں ایشین ڈولیپنٹ بنک کے ذمدار افسروں کے لوزٹی میں یہ بات لاوؤں گا۔ کہ وہ یہ خراب ایشین استعمال نہ کریں۔ میں یہ انکو یقین دہانی کرتا ہوں۔

میر طبر و حسین خان کھوسہ

اگر انکو اسی سیکھی کرائیں تو بتہر ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

اگر فرودت پیش آئی تو انکو اسی سیکھی کریں گے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے جہاں کام خراب ہو رہا ہے، تو صوبہ بھی ان کا کام خراب ہو رہا ہے۔ یہ ایشین بنک میں تو یہی ہو رہا ہے۔ ان شا د اللہ ہم اپنے صوبے کے لئے اچھے کام کریں گے۔ اگر خراب ایشین استعمال ہو رہا ہے۔ تو میں اپنے مکمل کی معرفت ان کو ہدایت کر دیکھا کر وہ اس کام کو ٹھیک ٹھاک کر دیں۔ اور آپ کی تسلی کے مطابق کریں۔

جناب اسیکرے۔ وقف سوالات ختم ہوتا ہے اور اب سیکھ طریقہ اس بیلی

رخصت کی درخواستیں اگر کوئی ہیں۔ تو پیش کریں۔

رخصت کی درخواستیں

مرٹرالیٰ نجاشی میٹنگ میکرڈی اسٹبلی

بسم اللہ الرحمن الرحيم

یہ کچھ درخواستیں معزز ارکین کی جانب سے موصول ہوئی ہیں۔ میر جان محمد جمالی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ پورٹس بورڈ کی میٹنگ کے سلسلے میں اسلام آباد چار ہے ہیں۔ لہذا وہ سات تاریخ کے اجلاس میں غریب نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

۲۔ **سیکرٹری اسٹبلی۔**

مرٹر صالح محمد بھوتا نے حصہ درخواست دی ہے کہ انہوں نے بھی کام کے سلسلے میں کراچی جانا ہے۔ اور وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی - ۳۔

یہ درخواست مولا ن عبدالغفار صاحب حیدری نے دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ڈیرہ اللہیار
گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے درخواست دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں نہیں آ سکتے ہیں۔ لہذا
انہیں ایک یوم کی رخصت دی جائے۔

جناب اپیکسر -

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی - ۴۔

یہ درخواست ارجمند اس بھائی صاحب نے نواب محمد اکبر خان بھائی صاحب کی جانب سے دی ہے
کہ وہ کسی ضروری کام کے سلسلے میں آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں۔ لہذا آج
کے دن کی حصہ دی جائے۔

جناب اپیکسر -

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی - ۵۔

یہ درخواست سردار چاکر خان ڈمکی نے دی ہے۔ کہ وہ بھائی کام کے سلسلے میں آج کے
اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں۔ لہذا آج کے یوم کی انہیں رخصت عنایت کی جائے۔

جناب اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

دیکر طری اسمبلی۔

یہ درخواست حاجی کرم خان مجک نے دی ہے کہ وہ ضروری کام ہونیکی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں۔ لہذا انہیں آج کے اجلاس سے رخصت دیجائے

جناب اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر۔

اب ظہور حسین خان حکومتہ سا سب اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

تحریک استحقاق نمبر ۲۷؟

میر ظہور حسین خان کھوسمہ۔

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں صوبہ بلوچستان کے مقاد عاملہ میں درج ذیل تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک ایکم برلنے پختگی نام خالذا مالیت تقریباً دو کروڑ روپے کی حکومت بلوچستان ترقیاتی پروگرام مدد ۱۹۹۰-۹۱ء میں

مکمل در آمد کردار ہی ہے۔ جبکہ اسکیم مذکورہ خلافاً صوبہ سندھ میں واقع ہے۔ علاوہ ازیں اس کام کو پایہ تکمیل دینے میں حکومت بلوچستان مجکہ آپ پاشنا کی تمام مشینری اس وقت وہاں معروف ہی ہے۔ لہذا اس اہم اور مفاد عامہ کے مسئلے کے سلسلے میں ایوان کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر

میں معزز رکن صاحب سے یہ درخواست کر دیں گا۔ کہ انکی یہ تحریک استحقاق کے زمرے میں نہیں آتی ہے۔ اور ضابطہ کے تحت اس پر کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

میر طہر حسین خان کھوسہ۔

جناب اسپیکر! میری ایک عرض ہے۔ کہ یہاں کافی دوسرے موبے میں جا کر استعمال ہو رہا ہے۔ یہاں کا استحقاق ہے اور استحقاق بنتا ہے۔

جناب اسپیکر۔

اگر تم روند کو دیکھیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی بات اپنی بگد پر درست ہے اور جیانتک قواعد کا تعلق ہے۔ تو یہ آپ کی تحریک استحقاق قواعد کے حوالے سے استحقاق کے زمرے میں نہیں آتی ہے۔ اگر آپ اسکا پر مزید روشنی دالنا چاہتے ہیں۔ یا قواعد کا حوالہ دینا چاہتے ہیں۔ تو اجازت ہے۔

میرزا یوں خان مری۔

جناب اسپیکر صاحب! قواعد تو آپ بہتر جانتے ہوئے کہ کیا relevant ہے میں نہیں

ہے۔ اور جیاں تک مقرر نہ کر سکتے۔ اس کے لئے اپنے احتجاجی ایجاد کے جزو اسے بھی سمجھیں کہ دیکھیں میری تاچیز رائے کے مطابق یہ قواعد میں آتی ہے اور یہ حقیقت پرستی ہے۔ یہ تو آپ کا ^{prerogative} ہے آپ جس طرح چاہیں اس پر فیصلہ دیں۔ مگر یہ استحقاق بنتا ہے۔

ملک سرور خان کا کمرٹ۔ ذریق قانون و پارلیمانی امور

پوائنٹ آف آرڈر جناب والا۔ اگر آپ نے تحریک استحقاق کو باقاعدہ قرار دیدیا ہے۔ تو اس پر بحث ہو سکتی ہے۔ اور اگر آپ نے اسے باقاعدہ قرار نہیں دیا تو اس پر بحث نہیں ہو سکتی ہے۔

جناب اسپیکر۔

میں ان سے وضاحت لے رہا ہوں۔ اگر یہ وضاحت کروں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

جناب والا! اس میں وضاحت کی بات نہیں ہے۔ یہ قانون اور قواعدے کی بات ہے۔ اگر آپ اسے باقاعدہ قرار دیتے یہیں تو پھر اس پر بحث ہو سکتی ہے۔ آپ نے ابھی خود فرمایا ہے۔ کہ یہ قواعدہ ہے۔ آؤٹ آئی دوڑنے ہے۔ تو یہ زد اس پر بحث نہیں ہو سکتی ہمیں خان نمیں اس پر بحث نہیں کر سکتے یہیں۔

جناب اسپیکر۔

آپ کی بات اپنا بھگ پر درست ہے۔

میر ہمایوں خان مری

defination جناب والا ! میں نے تو ابھی تک اس چیز کو define نہیں کیا جب اس چیز کی پوری ہوگئی۔ تو میرے آنڈا بیل پارٹیٹسٹرنی یہاں پر جو فرمائیں گے۔ وہ سر آنکھوں پر میں نے تو اس نکتہ کو پورا نہیں کیا میں نے تو یہ کہا کہ جناب یہ آپ کا اپنی صواب دیدی پڑے ہے۔ آپ interruption یہی جو کہیں ہمارے سروچشم پر نکلنے والے پلانٹ آف آرڈر کے نکتہ میں اندرستین mistranslate میں کچھ میں لڑکیوں ہر جائیں۔ وہ کچھ پوائنٹس اٹھا رہے ہیں۔ اور الیسی بات ہے میں کچھ بھی سرکاری تعلق بلوچستان سے ہے۔ اور یہاں کی سر زمین سے ہے۔ میں نہیں سمجھ سکا۔ سرکاری کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ اور وہ بھی بلوچستان کے حوالے سے وہاں پر اسے پیدا ڈینا یعنی نہیں کیا گیا تھا۔

ہمیشہ ارجمند اس بگٹی۔

پلانٹ آف آرڈر۔ جناب اسپیکر۔ جناب میں ہمایوں صاحب بات کی محتواڑی سی نزدیکی وضاحت کرنا پڑا ہو گا۔ کہ خدا پاک و بر تر نے آپکو جس اعزازی کریں پس بھایا ہے۔ وضاحت کرنا پڑا ہو گا۔ کہ خدا پاک و بر تر نے آپکو جس اعزازی کریں پس بھایا ہے۔ آپ خود بھی کبھی اس کی اہمیت کو اپنے طرز سمجھتے ہوئے دیکھیے اگر وہ مفاد نامہ کی بات میں آتی ہے۔ اور بلوچستان کے مفاد میں یہ بات آتی ہے۔ تو خدا اس بات کو آپ ہاؤس میں آنے دیکھیے۔ اگر مفاد عامہ میں نہیں ہے۔ آپ کافی صدھیں سروچشم منظور قبول ہے۔

جناب اسپیکر۔

ارجمند اس صاحب بگٹی میں گزارش کرو گکا کہ ہمیں یقیناً وہ بات کرنی چاہیے۔ جو

اس صوبے کے مقاد میں آئے۔ لیکن ہم اس بات کی بھی کوشش کریں کہ ہم جو بھی بت کریں وہ ہمارے اسمبلی کے قواعد و ضوابط کی روشنی میں ہوتا کہ اس بات کو طے کرنے میں بھی آسانی ہد اور اس بات کو مزید چلانے میں بھی آسانی ہد۔ اگر ہم اس بات کو اٹھاتے ہیں تو ہمارے سامنے قاعده ۵۵ استحقاق کا ہے۔ اس کے مطابق اس سلسلہ میں یہ تحریک چونکہ تحریک استحقاق نہیں بن سکتی۔ لہذا میں میرزا حسین خان کھوسہ میں سے یہ۔ (مداخلت)

وزیر قانون و پارلیمنٹ امور۔ پولنڈ اف اردر

جنا ب اپیکیہ۔ جہاں تک استحقاق کا تعلق ہے۔ میں عمر موصوف کو یہ باور کرنا چاہتا ہوں کہ وہ خود اسمبلی کے قواعد ضوابط پر صیل ہے۔ اس کے بعد اسمبلی میں تحریک پیش کریں۔ کیونکہ استحقاق کس رن کا ہوتا ہے۔ یا اسمبلی کا ہوتا ہے۔ یا اسمبلی کی کسی کمیٹی کا ہوتا ہے۔ اگر انہوں نے کوئی بات کہنے ہے۔ تو وہ سوال کی صورت میں ہم سے جواب مانگے۔ تو ہم اسکو اسمبلی میں پیش کر دیں گے۔ لیکن یہ طریقہ کہ کسی ایکم پر کسی کا استحقاق نہیں بنتا ہے اگر وہ کسی ایکیم کی مخالفت کرتے ہیں۔ تو یہ استحقاق نہیں بنتا ہے۔ جیسے میں نے اسکے استحقاق کسی رن کا یا مجلس کا یا اسمبلی کا ہوتا ہے۔

میرزا حسین خان کھوسہ

جناب والا: باب دہم میں ۳۱ میں عرض کر دو کہ۔

جناب اسپیکر -
 میر صاحب پلے میں یہ گزارش کردیں کہ مسئلہ استحقاق کے سلسلہ میں پہلے متعلقہ
 سکیشن ۵۵ ہے جس میں یہ ہے کہ ہر سون اسپیکر کی رضامندی ہے نمبر ۳ کی
 سون نمبر ۳ پاہمبلی یا اسکی کسی بدلہ استحقاق کی پامالی سے متعلق کوئی مسئلہ
 اٹھا سکتا ہے۔ چونکہ آپ کا جو مسئلہ ہے۔ (مدخت)

میر خڑہور میں خان کھوسہ -
 جناب والا! اگر ہے پنجے اجازت دیں تو میں تصریح کا ساعٹن کر دوں۔ روشنہ
 ۵۵ ہے۔ مسئلہ استحقاق کا مقابل منظور ہوتے کی شرکت شق نمبر ۳ میں ہیں کہ مسئلہ حال
 ہوا میں وقوع پذیر ہونے والی کسی خاص معاملے سے متعلق ہو گا۔ میں نے یہ شاندی کر دی
 ہے۔ اس کیلئے

جناب اسپیکر -
 لکین یہ متعلق ہے۔ سکیشن ۵۵ کے لینے وہ مسئلہ جو کہ کن یا پاہمبلی یا اس کے کسی
 بدلہ کا استحقاق حال ہی میں مجرد ہوا ہو یا اسکی پامالی ہوئی ہو۔ اس لئے چونکہ یہ استحقاق
 نہیں بتا۔

مولانا عاصمت اللہ فرمی منصوبہ تبدیلی و ترقیات پولائنس آف آئری
 جناب اسپیکر! میں معزز ایوان کی خدمت میں آپ کے توسط سے یہ گزارش
 کرنا چاہیز نہ گا۔ کہ کسی مسئلہ پر اسپیکر کی روشنگ کافی ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر۔

ہم نے ابھی تک روٹنگ نہیں دی ہے۔ ہم کو شش کرتے ہیں کہ رولنگ کے تحت چیزیں اور یہ اچھی بات ہے کہ ہاؤس میں ہم رولنگ کے مطابق کارروائی پلائیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

میرے خال میں اسپیکر کی روٹنگ دینے کے بعد کسی کس معزز رفتہ کو بات نہیں کرنی چاہیے۔

میر طہر حسین خان ہوسہ۔

چونکہ اسپیکر صاحب نے روٹنگ نہیں دی ہے۔ اس وجہ سے میں نے اپنی تحریک پر زور دیا تھا۔

جناب اسپیکر۔

چونکہ یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی رہتا ہم اسے خلاف فنا بظہ قرار دیتے ہیں۔

مسٹر جن داس بھٹی۔

پولیٹ آف آڈر

جناب آپکے مبارک موالے سے ہمارے وزیر اوصاصہان ہاؤس کی کارروائی سے کوئی اچھی نہیں لے رہے، صرف چھ یا سات ہمارے وزیر اوصاصہان تشریف رکھتے ہیں۔ انکے اپوزیشن دسی منٹ کے لئے اٹھ جائے تو کوئی پورا نہ ہونیکی وجہ سے اجلاس

ختم کرنا پڑے گا۔ تو میں یہ آپ سے گزارش کروں گا کہ فدرار صاحبان کو دلچسپی لینیا چاہئے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات پولائیٹ آف آڈر
جناب اسپیکر! میں ارجمند اس صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ فدرار
صاحبان کی اجلاس سے دلچسپی ہے۔ لیکن اتنی نہ ہو۔ جیسا کہ معزز رکن کی باقون سے ہے۔

میر ھمایوں خان مری -

جناب اسپیکر! میں ہمیں سترم منٹر پر اینڈ ڈی صاحب نے جو تکنیکی باتیں
کی ہیں۔ اور جو دلائل ہیں انہیں سننے ہوئے ہم بھی ان کی تائید کی واد دیتے ہیں۔ ووگر
معاظ سے وہ ایسے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے نفیاً تی لعد
پر دلکھیں اتنی ^{interference} کچھ عجیب سالگرتا ہے کیونکہ وہ ہمارے بزرگ بھی ہیں۔ ہمارے
بڑے بھی ہیں۔ میں تو ان کی بڑی عزت سوتا ہوں۔

تحریک استحقاق نمبر ۵

جناب اسپیکر -

تحریک نمبر ۵ یہ تحریک مشرک کے طور پر محمد عاصم کرد۔ میر ھمایوں خان مرے۔
صاحب علی محمد نو تیزی ۔ سردار سنت سنگھ بگئی۔ سردار جن داس بگئی اور سردار فتح علی
عمران نے پیش کی ہے۔ میر ھمایوں خان مری تحریک استحقاق پیش کریں۔

میرزا یاں خان مری۔

جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے یہی یہ تحریک پیش کرتا ہے کہ بھاطابق روزنامہ جنگ مورخہ ۳۰، وزیر اعلیٰ بھارتستان نے اپنے ایک اخباری بیان میں سینٹ کی نشتوں کے لئے خرید و فرداخت (ہارس ٹریڈنگ) کا نشاندہی کی ہے۔ اور دس سے پندرہ لاکھ روپیہ فی مہر خریدیے جانے کی بات کی ہے۔ جس سے اس معزز ایوان کے معزز مہران کا استحقاق مجرد ہوا ہے۔ لہذا کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔

تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ :۔
بھاطابق روزنامہ جنگ مورخہ ۳۰، وزیر اعلیٰ بھارتستان نے اپنے ایک اخباری بیان میں سینٹ کی نشتوں کے لئے خرید و فرداخت (ہارس ٹریڈنگ) کا نشاندہی کی ہے۔ اور دس سے پندرہ لاکھ روپیہ فی مہر خریدیے جانے کی بات کی ہے۔ جس سے اس معزز ایوان کے معزز مہران کا استحقاق مجرد ہوا ہے۔ لہذا کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

میرزا یاں خان مری۔

جناب اسپیکر سر: میرزا یاں خان مری کو شش ہو گی رک میں یہاں پر ^{relevent} پوائنٹس لا دیں اور اس پر بات کر دیں۔ جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے رک ^{relevent} ہونا چارا فرضی ہے۔ اور ہدایت کرنا آپ کا فرض یہ تحریک روزنامہ جنگ سے متعلق ہے۔ تحریک یہ ہے کہ (مدافلت)

جناب اسپیکر -

ایک مرتبہ پھر میں اسکی ^{relevancy} سے متعلق گذاشت کر دیکھا۔ کہ استحقاق کی تعریف میں بھی اس میں یہ نہیں آتی اس سلسلہ میں میرے فاضل صاحب میں ^{contents} ریونی سے متعلق کچھ فرمائیں جو اس کے سننیں ہیں۔ یا مجھے ^{facts} دیے کر سکتے ہیں۔ درہ استحقاق کی ^{defination} یہ نہیں آتے۔ مطلب یہ کہ استحقاق نہیں بتتا۔

میر ہمایوں خان مری -

جناب اسپیکر law بھی ایک عجیب چیز ہے۔ انٹر پر ٹیشن بھی ایک عجیب چیز ہے۔ حالانکہ لگتا ہے کہ لا ہا کہاں سے شروع ہوا اور کس طرح ہوا۔ پہاڑ تک اس کے حوالہ سے جو میں نے پہاں پر ^{quote} کیا کہ استحقاق کے اور میں سمجھتا ہوں کہ پہاں پر اس معزز ایمان میں جو ممبران اسمبلی ہیں۔ اور یہ ^{quote} کیا گیا ہے میں سمجھتا ہیں پہاں پر جو دیکھ رہا ہوں Through out THE COUNTRY کے حوالہ سے ^{quote} کیا گیا ہے کے حوالہ سے پہاں ^{quote} کیا گیا ہے یا بلوحتدان کے حوالہ سے ^{quote} کیا گیا ہے لیکن جہاں تک اس کو ٹیشن ^{quotation} کا تعلق ہے۔ یا اشارتاً ایسی بات کا جو تعلق ہے۔ اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ معزز ارکین ہیں جو منتخب ہو کر آجاتے ہیں۔ اور یہ افاظ جہاں خرید و فروخت کی آئی ہے۔ مجھے یاد ہے اس طرح حوالہ سے اس طرح کی باتیں پہلے نیشن اسمبلی میں بھی ہوئی تھیں۔ میں وہاں پر بیٹھا ہوا تھا میں نے محسوس کیا کہ وہاں پر باہر کے سیفِ صاحبان بیٹھے ہوئے تھے اور لٹنریہ لور پر سہنر سے تھے کہ پہاں ایک ایسے مک میں جہاں پر لوگوں کے نامہ نہ سہرتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کی امتیں کے کریوان میں پہنچتے ہیں اور وہاں انکی ایسی خرید و فروخت کی بات ہوتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیامنی امور

جناب اسپیکر! میں آپ نے اس تحریک، استحقاق کو باضابطہ قرار دیا ہے؟

جناب اسپیکر۔

میں جناب میان سے روند کی relevancy متعلق (ملافلت)

وزیر قانون و پارلیامنی امور۔

جناب یہ تو تفسیر کر رہے ہیں۔ انکو پاہیزے کرول تباہیں کرو۔ (ملافلت)

جناب اسپیکر۔

میں گزارش کردنگا کہ ہائیون مری صاحب کو ایک پیشہ کا مرتع دیں۔

سید رحیم چاون خان مری۔

جناب اسپیکر! اگر میں ایک چیز کو ڈی define اور ایک سلیں explain کرتا ہوں تو بہت سماں سے اگر کسی کو بلڈ پریشر ہے تو اسکا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ اگر آپ مجھے کہیں کہ یہ relevant ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں اس چیز کو ڈی define کر رہا ہوں اور relevancy پر بات کر رہا ہوں۔ جناب آپ خود بھی لا یسر lawyer رہ چکے ہیں۔ آپ خود بھی اس چیز کو جانتے ہیں۔ کر جب بات ہوتی ہے تو اس چیز کے متعلق اس رلیفنس کو quote کرتے ہیں۔ جناب جہاں تک اسکی روپیوں کی بات ہے تو یہاں پر یہ بات ہے کہ بعضی یہاں پر خرید و فروخت کی بات ہوتی ہے۔

اور دیکھنے میں یہاں پر آیا ہے۔ اور بازاروں کی بھی خبریں یہاں پر آئیں ہیں۔
پکھے لوگ یہاں پاہر سے آتے ہوئے ہیں۔ جب ہمارے بلوچستان کے نہیں ہیں
پتہ نہیں کہاں کے ہیں۔ پروپوزر اور ^{Seconder proposer} یعنی میں۔ وہاں پر اپ پتہ نہیں۔
اس حوالے سے میں دیکھتا ہوں کہ یہاں اس طرف سے پروپوزر اور سینڈر
کسی کو نہیں کیا سکتا ہے۔ لیکن شدہ ہوا ہے۔ اس طرف سے۔ میں سمجھتا ہوں
کہ بالکل اس حوالہ سے ممبروں کا استحقاق مجرور ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک
صیغہ پیغمبر نہیں ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکم بلوچ

جناب اسپیکر! مجھے ایک منکر بولنے کی اجازت دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ چیف منٹر قضا
نے جربات کہی ہے۔ وہ بیخ کہی ہے کہ یہاں پر اس طبقہ بندگ ہو رہی ہے۔ اب
ہم کیوں اپنے آپ سے مشکوک ہو جاتے ہیں۔ اگرہ ہم نہیں کر رہے ہیں۔ تو دکرے
لوگ کر رہے ہیں، یا ایک حقیقت ہے کہ چیف منٹر صاحب نے میں سنیں سمجھتا ہوں
اگر میں نے پیسے نہیں لیئے ہیں۔ میں کیوں ^{quote} کر دیں کہ جی یہ فرود مجھے کہا گیا ہے
جیسے میرے دوست نے کہا یہاں پر اس معاشرہ میں ایسی بہت سی برائیاں ہیں۔ جو
ہماری وجہ سے ہوئی ہیں۔ جب بڑے بڑے دعوے کرتے۔ ہم بڑے بڑے
منکروں کو یہاں پر اٹھاتے ہیں۔ انہوں نے بلوچستان کے حوالے سے corruption
کی ہیں۔ کل بھی کی تھیں اور آج بھی اس سمبل کے ممبران کر رہے ہیں۔ یہ کوئی عدالت کی پیشی
بات نہیں ہے۔ اس سے کسی کا استحقاق مجرور نہیں ہوا ہے۔ جن لوگوں نے
کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ^{frank} اور ^{open} () سی بات ہے کچھ
لوگوں نے تو کی ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے بالکل صیغہ بات کہی ہے۔

وزیر قانون و پارلیامنی امور

جناب اسپیکر! کسی تحریک کو پیش کرنے کے لیے کسی اخباری بیان پر اسکو باضابطہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اس خبر کی لعنتی بھتک نہیں ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ نہ ہی کسی اخباری بیان پر کوئی تحریک استحقاق پیش ہو سکتی ہے۔ اگر ممبر صاحب تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا تھا تو اس کے ساتھ انکو بیان کی ایک کاپی بھی منسلک کرنا چاہیے تھے۔ جبکہ انہوں نے منسلک نہیں کی ہے۔ لہذا تحریک استحقاق قاعدہ نمبر ۵۷ کے مطابق قابل غور نہیں ہے۔ لہذا اسکو out of rule تحریر دیا جانا ہے۔

مسٹر اربن داس بگٹی۔

(بلامنڈ آف آڈر) جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر۔

جی فرمائیں۔

مسٹر اربن داس بگٹی۔

جناب میں خان سرور خان صاحب کو اس بات کی ضرور وضاحت کروں گا کہ ذیر اعلیٰ بوجپستان ...

جناب اسپیکر۔ آپ ہاؤس کو تباہی۔

مُسْتَرِّجِنْ دَاسْ لَكْبِيْ -
 جناب اپنی آپ کی حوالہ سے میں اس مغزِ ایمان کو یہ تباہ نگاہِ رنجاب فریہ
 (علیٰ بلوچستان نے جو بیان آج دیا ہے۔ اسکو تینیاً آپ نے اور میرے مغز نے
 دستوں نے پڑھا ہے گا۔ بر وہ فرماتے ہیں۔ کہ بیرونی و تریکی کی چنگل سے آزادی (ملکت)

آپ بیان اسے پڑھیں کہ انہوں نے سہی بیان سے پڑھ گا۔ (رداخلت)

مُسْتَرِّجِنْ دَاسْ لَكْبِيْ -
 جناب سردار خان صاحب ریلویں ^{relevancy} پر میرا ہے مجھے آپ بولندیا۔
 آپ بیان اسے پڑھیں کہ انہوں نے سہی بیان سے پڑھ گا۔ (رداخلت)

مُسْتَرِّجِنْ دَاسْ لَكْبِيْ -
 میں وضاحت کر دوں جو تم کی استحقاق ہے اس پر ایک بھی دستخط نہیں۔ وہ بھی ایک
 محکم ہے اسکے باضابطہ ہونے کے متعلق آئندہ رجیون داس صاحب کہنا چاہئیں۔
 سین بیان تک آپ اپنے آپ کو ^{confine} رکھیے کہ استحقاق بتا ہے کہ نہیں۔

مُسْتَرِّجِنْ دَاسْ لَكْبِيْ -
 جناب اپنی عرض کردہ ہاتھا کروزیہ علیٰ بلوچستان یہ فرماتے ہیں۔ میں ان
 جنگ میں کہ میں پارٹیوں کا لیدر ہوں۔ مخلوط حکومت میں جتنی بھی پارٹیاں ہیں۔ میں ان

کا لیسٹر ہوں۔ بہ سروچشم تیم میں گذارش کر دنگا کہ خان سرود خان صاحب کو تو ہمارا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ وہ ہمارے

جناب اسپیکر۔

جناب ارجمن داس صاحب میں آپ سے یہ گذارش کر دنگا کہ استحقاق سے متعلق جو قاعدہ کی بات ... (مدخلت)

مسٹر ارجمن داس بھٹی۔

جناب آپ نے فرمایا تھا کہ Relevancy پر بات کری تو میں اسکو Relevancy قرار دے رہا ہوں وہ یہ ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب بلوچستان کی ایک Executive Head بھائی۔ وہ جو بات کئے رہے ہیں۔ ہم اس بات کو ہر بحاظ سے صحیح مان رہے ہیں۔ وہ بات کس حوالے کہہ رہے ہیں۔ وہ غالباً اپنے ہی گرد پر کے حوالہ سے بات کر رہے ہیں۔ ہماری اپنی دشیں کی پارٹی کے حوالہ سے وہ یہ بات سنبھال کر رہے ہیں۔ میں یہ گذارش کر رہا ہوں کہ انکو ہمارا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ پارلیمانی گرد پر بھی ہر لئے مخزد ایکین اسمبلی کو کہ استحقاق تو انکا مجروح ہوا ہے۔ اور بات ہم کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔

میں اپنے فاضل دوست سے گذارش کر دیا کہ وہ استحقاق سے متعلق بات کریں۔ بجائے اسکی کہ کسی دوسرے پر نکتہ چینی کریں۔ اپنی مترید استحقاق روشن کے حوالہ سے کہیں کہ کس قاعدہ اور کس ضابطے کے تحت انکی مترید

استحقاق باضابطہ ہے۔ اس مذکور بات کریں۔ تو یہ تہرہ ہے گا۔

مطر احمد داسنگٹی۔

جناب میں یہ نہ ارشاد کمرہ ہاتھا رہ اخبار میں جب ایک بیان آتا ہے کہ سینٹ کی
نشستوں کیلئے دس سے پندرہ لاکھ روپیہ لیا جا رہا ہے۔

مطر عبد الحمید انچکزی۔ (پوائیٹ آف سٹڈر)

جناب اسپیکر! میرے خیال میں اس پر جہاں تک Receivency کا تعلق ہے تو یہ
لا حاصل بہت ہو رہی ہے۔ آپ اس پر ورنگ دے دیں ہا کہ ایوان کا قیمتی وقت
بچ جائے۔

جناب اسپیکر۔

چونکہ یہ تحریک استحقاق ضابطے کے مطابق نہیں ہے۔ لہذا قرار الدضابط
کار کے قادروں نمبر ۵ کے تحت میں اسے خلاف ضابطہ قرار دیا ہوں۔

میر محمد عاصم کرد۔

جناب اسپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب کے آج کے اضافی بیان سے یقیناً مقرر
کرائیں گے استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب اسپیکر۔

جناب اس سلسے میں فیصلہ ہو چکا ہے۔ تحریک استحقاق کو خلاف ضابطہ قرار دیا گیا ہے۔

میر ھمایوں خان مری۔

جناب اسپیکر عرض ہے آپ تو اچھا طرح جانتے ہیں۔ کہ تحریک استحقاق مشترک کے طرد پر بیش کی گئی ہے۔ جس پر مبادرن کے دستخط موجود ہیں۔ وہ تو آپ کی اپنی prerogative پر ہے۔ آپ جو بھی فیصلہ سے ہمیں اس سے اتفاق ہے سینیں یہ ہم کہتے ہیں کہ تحریک استحقاق کے حرکوں میں سے ایک دونے اپنا نقطہ بیان کیا۔ اور تیرسرے حرك پکھہ نہ کہہ سکا۔ جناب اسپیکر اس وقت آپ نے اپنا فیصلہ دے دیا لیکن basically آئندہ کے لئے کیا تمام حرك اپنا انہاں شیل کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ صورت حال یہ ہے کہ میں چاہتا تھا کہ رول کے حوالے سے کوئی اپنا نقطہ نظر بیان کریں۔ میونکہ ہم اور آپ مل کر قاعدے کے مطابق چلیں گے، چونکہ میں نے شروع میں جب تحریک کو پڑھا مجھے بے ضابط لگا۔

میر ھمایوں خان مری۔

جناب اسپیکر میں یہ کہنا پاہتا تھا کہ دستخطوں کے حوالے سے کچھ حرك اپنا نقطہ بیان نہیں کہ سکے۔ آپ کی ردِ فتنگ سے پہلے وہ بیان کرنا چاہتے تھے۔

جناب اسپیکر۔

اگر آپ تحریک استحقاق کے مطابق قاعدے کو ملاحظہ فرمائیں تو۔ تحریک استحقاق کے زمرے میں نہیں آسکتی۔

مسٹر اجمن داس بھٹی -

پرائیسٹ آف آڈر - جناب اسپیکر، ہمایوں صاحب کے کہنے کا مقصد یہ ہے
کہ باقی محرک اس پر اپنے تعلیم بیان نہ کر سکے۔ جو کہ رولنر نمبر ۵۵، ۵۵ کے تحت ان
کا حق بتا ہے۔ اپنے تحریک پر بولنے کا -

وزیر قانون و پارلیامنی امور -

پرائیسٹ آف آڈر جناب اسپیکر جب کسی تحریک پر فصیلہ ہوتا ہے۔ تو اس
کے بعد ایمان میں اسے زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔

جناب اسپیکر -

فصیلہ ہو گیا ہے۔

مسٹر اجمن داس بھٹی -

جناب اسپیکر منیے میں آپ منصف ہیں۔ سینیں رولنر ۳۵، ۵۵ کے تحت

میر ہمایوں خالن مری -

جناب اسپیکر عرض یہ ہے کہ یہاں یہاں شرطیں رہا ہے اور ایک مسئلے
کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ رو لوگ تو جناب اسپیکر آپ دیتے ہیں۔
کو You know better law than my body else Impose

ایک دفعہ محترم فرید پر صاحب نے ایک بات کی اور آپ ان کے نقطے کو سمجھے گئے اسکے

بعد اسی پرائیٹ پرچاپس مرتبہ اٹھتا ہے۔ تو اس سے ایک پسیر محسوس ہوتی ہے۔

To impose some thing slowly and gradually with the passage of time, it is up to you

میر ظہور حسین خان کھوسہ

جناب اسپیکر جب آپ نے روٹنگ دیڈی تو مناسب سنیں کہ۔ مفرز مہرزاں اسکو مزید دو فراہیں۔

تحریک التوارع نمبر ۳

مسٹر اسپیکر -

ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے تحریک التوارع کا نوٹش دیا ہے۔ یہاں اور اپنی تحریک ایوان میں پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان

جناب اسپیکر میں آپکی اجازت سے ایلان میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں (پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی) کے نہ یہ انتظام چلنے والی طور کی نیلامی سے پیدا ہونے والی اثرات مزدوروں پر جس طرح ڈی نیشنلائزیشن کا عمل جاری ہے۔ اس کے زدیں پی آئی ڈی سی کے مل بھی آتے ہیں۔ اور ہفتہ عشرہ کے اندر کارروائی ہونیوالی ہے۔ جس سے تقریباً چار ہزار مزدوروں کے روز ہوں گے۔ چونکہ یہ مسئلہ جلد توجہ چاہتا ہے۔ لہذا اسکے میں اس پر بحث مبادثہ کی جائے۔

جنا ب اسٹیکر -
 تحریک اتوار جو مشی کی سماں یہ کہ بورپشاں میں پی آئی دوی سی کے زیر انتظام ہلے
 والی ملوں کی نیلامی سے پیدا ہونیوالے اثرات مزدوروں پر جس طرح کہ دوی نشیلا نہشیں کا عمل
 جاری ہے اسکی زردی میں پی آئی دوی سی کے مل بھی آتے ہیں۔ اور مفتہ عشرہ کے اندر
 کارروائی ہونیوالی ہے جس سے تقریباً پانچ مزدور بے روزگار ہنگے۔ چونکہ یہ مسئلہ
 جلد تو جب چاہتا ہے۔ لہذا اس بحث میں اس پر بحث مبادله کی جائے۔

جنا ب اسٹیکر -
 داکٹر سائب سے گزارش ہے کہ اس تحریک کو باضابطہ بنانے سے متعلق کچھ

فرمایں۔

ڈاکٹر حکیم اللہ خان -
 جنا ب اسٹیکر میں عرض کرتا ہے کہ پانچ ہزار مزدوروں کی بے روزگاری کا مسئلہ ہے
 چونکہ پانچ چھ دن میں اس بارے میں فیصلہ ہونیوالا ہے جس سے پانچ ہزار افراد
 کے روزگار پداشہ پڑے گیا۔ میں جنا ب سے استدعا کرنا ہوں کہ اس مسئلے پر بحث کی اجازت دیجیا۔

جنا ب اسٹیکر -
 جنا ب جہاں تک اس معاملے کی نوعیت کا تعلق ہے اس سے قطعاً کوئی اعکار نہیں
 سرستہ لیکن جہاں تک تحریک اتوار کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک کے ذریعے میں نہیں آتا
 دوی نشیلا نہشیں کی پالی تقریباً کافی پرانی ہو چکی ہے۔ اور اس کے لئے کوئی بھی پلے نبی ہوئی ہے۔

مسٹر عبد القیار خان

(پولائینٹ آف آڈر) جناب اسپیکر جہاں تک رونہ کی بات ہے۔ روشنہ نہر، میں واضح ہے کہ اسپیکر صاحب کی رضا مندی سے اگر کوئی تحریک التواریخ اسیبلی کے نکور پید آجائے اور بلوچستان کے لوگوں کا بے روزگاری کا مسئلہ ہو۔ میرے خیال میں اسپیکر صاحب کو انتیار ہے کہ وہ اس پر بحث کی اجازت دے۔

وزیر فالون و پارلیجمنی امور

(پولائینٹ آف آڈر) جناب اسپیکر جہاں تک تحریک التواریخ کا تعلق ہے۔ انکو چاہئے تھا کہ وہ اس اجلاس کے پہلے دن یعنی ۳ مارچ کو کوئی تحریک التواریخ پیش کرتے کیونکہ ڈی نیشنلائزیشن کا پرانا فیصلہ ہے۔ دوسری بات تحریک التواریخ اجلاس سے ایک گھنٹے پہلے پیش کی جاتی ہے۔ تاکہ سینی تحریک مل جاتی اور ہم متعلقہ ممکنوں سے اسلام کے بارے میں معلوم کرتے کیعنی یہ تحریک التواریخ بھی پیش ہوئی ہے۔ اور فوری اہمیت کا مشکلہ بھی نہیں جس کے لئے یوان کی حکمرانی روک کر اس پر بحث کی جائے۔ جبکہ قومی اسیبلی میں اس پر بحث ہو چکی ہے۔ اگر معزز میر صاحب چاہیں تو اس سے لے کر قرارداد پیش کریں۔

جناب اسپیکر

جناب ڈاکٹر کلیم اللہ آپ روشن کے بارے میں کچھ فرمادے ہے تھے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان

جناب اسپیکر جہاں تک اس تحریک التواریخ کے نوٹس کا تعلق ہے۔ اس کو میرے

خیال میں دو دن گذر گئے ہوں گے، لیکن بعض اوقات کچھ معاملات اس بھی شیش کے دوران وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ تو اس سلسلے میں ایوان کے معزز ارائیں کی توجہ بعد فوری اہمیت کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ کچھ پی آئی ڈی سی سٹریٹ سے دو تین دن پہلے اطلاع ملی تھی کہ قیصلہ ہو گیا ہے۔ رہ بوچستان میں جتنا بھی ملنے ہیں۔ انکو نیلام کیا جائے گا۔ اور وہاں مل کے کوٹ دوں میں جو ہزار اور عالم رہائش پذیر ہے۔ ان کو زبردستی خالی کر دایا جا رہا ہے۔ جس سے ایک انتظامی نویت کامنڈ پیدا ہو گا۔ اور اس کے ساتھ لوگ جلسے و جلوسوں نکالیں گے۔ جس سے امن و امانت میں خلص پڑنے کا خطرہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی پانچ ہزار مزدوروں کو بے روزگار کرنا ایک اہم مسئلہ ہے۔ لہذا اس سلسلے میں معزز ایوان کی توجہ اس جانب منبول کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔

ڈاکٹر ملیم اشٹخان صاحب میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ جہاں تک اس معاملے کی اہمیت کا تعلق ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا یقیناً ایک اہم مسئلہ ہے۔ لیکن جہاں تک تحریک القوار کا تعلق ہے۔ اس کے لئے ایک ضابطہ دیا گیا ہے۔ اس ضابطے کے ذریعے میں تحریک القوار نہیں آتی البتہ اگر آپ قرارداد چیزیں کرتے تو اس جہاں تک تحریک القوار کا تعلق ہے تو اس کے لئے ایک ضابطہ کار تر تیب دیا گیا لیکن چونکہ یہ تحریک القوار کا ہے۔ اور اگر آپ رونز ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو یہ مسئلہ اسی ذریعے میں نہیں آتا۔ تاہم میں اسکی اہمیت سے انکار نہیں کرتا میں نے بھی اس سلسلے میں پڑی حد تک معلومات حاصل کر نیکی کو شکش کی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ

یہاں مسئلہ فضایل کار کا ہے۔ ہم سب کو شش کریں گے۔ اسے ہم سب مل کر ہماری جو بھی کارروائی ہوگی۔ ہم فضایل کار کے مطابق کرنے نے۔ اگر یہ قرارداد ہوتی تو بتہر سوتا بجائے رکے کو تحریک التواریخ کار لائی گئی ہے۔ چونکہ یہ تحریک التواریخ فضایل کے مطابق نہیں ہے (مدخلت)۔

مسٹر عبدالقہار خان۔

جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں یہ تحریک التواریخ فروری نویت کی ہے جبکہ آپ نویت بھی ہی کہے رہے ہیں۔ یکنہ غرض یہ ہے کہ قرارداد کے لئے جمعرات کا دن ہوتا ہے۔ اور قرارداد جمعرات کو ہی آسکتی ہے۔ اس طرح سات دن اور لکھنؤ کے اور فیصلہ میرے خیال میں سات دن سے پہلے ہو رہا ہے۔ میں جناب اسپیکر آپ سے گزارش کر ذمکار کر اتنے فروری ملامت پر بحث ہو جائے۔ اس کے لئے کل کا دن رکھ لیں۔ تاکہ اس پر بحث ہو جائے۔ اس لئے مگر آپ اسکی امیت کا جواز بھی رکھتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔

آپ سے میری گزارش ہے۔ کہ رد نہ کے حوالے سے بات کریں۔

ڈاکٹر ٹیم العبد خان۔

جہاں تک اسے نوش کا تعلق ہے تو دو دن پہلے بلکہ پرسوں (مدخلت)

جناب اسپیکر۔ کل ہی یہ نوش ملا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ حنف -

پہ سوں لا نے تھے دو دن پہلے کی بات ہے جو نکل بعض ایسے معاملات ہوتے
میں جو اسمبلی سینٹر کے دران پڑا جاتے ہیں اسے متعلق ایوان کی توجہ مندوں سے ناچاہتا
ہوں کہ یہ معاملہ اسمبلی سینٹر شروع ہونے سے پہلے کا ہے۔ اور اجنبی نوعیت کا ہے
ایک دو روز میں سینئن شکل اختیار کر جائیگا۔ جیسا کہ میں کہا کرچی پی آئی ڈی سی سنٹر
سے دو تین دن پہلے اطلاع ملی تھی کہ بوجپور کی تبلیغ ملنے ہیں۔ انکو نیلام کر دیا جائیگا۔
اور لوگوں کو انکے کوارٹرز سے زبردستی مکالا جائیگا۔ انکے کوارٹرز کو خالی کیا جائیگا۔
جس سے انتظامی نوعیت کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ جلسے صبوح ہونے کا احتفال
بھی ہے۔ اور اس طرح امن و امانی خل پڑ جائیگا۔ لوگوں کو زبردستی انکے کوارٹرز سے
نکالے جانے کی چار ہزار ملازم یہ کار ہو جائیں گے۔ یہاں یہ اہمیت کا حامل مسئلہ
ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس پر ہمدردی سے غور کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیامنی امور -

جبکہ اس تحریک التوارکا تعلق ہے تو یہ فوری اہمیت کی حامل نہیں۔

جناب اسٹیکھر -

اس سلسلے میں آپکی آرگومنٹس دی جاچکی تھی۔

وزیر قانون و پارلیامنی امور -

اگر ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب اسے پریس ذکریں تو سبتر سوگا۔ ہم ایوان سے باہر

بیخود کر جی اس پر بحث کر سکتے ہیں۔

میر عید الکریم نو شیر وانی۔

جناب اسپیکر۔ اس سلسلے میں جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے سہا انہوں نے تحریک التواہ پیش کی۔ میرے خیال میں بلوچستان میں چند ملیں ہیں۔ اور وہ بھی بند پڑی ہیں۔ لوگ بیرون سے گارہ ہیں۔

جناب اسپیکر۔

ہم اسکی اہمیت سے انکار نہیں کرتے بات صرف ضایعے کی دلکش ہے۔

میر عید الکریم نو شیر وانی۔

اگر ضایعے میں درجہ کردیں۔ کیونکہ اس کا نتیجہ سنگین نکلے گما۔ لوگ سڑکوں پر نکل آئیں گے میر فرگار ہائیکو روڈ کی ذمہ دا کا آپ کی گورنمنٹ پر ہو گی۔ ہم تو دیسے بھی اپوزیشن یونیورسٹی پر ہیں روم قضاۓ پیش کر لوگ سڑکوں پر نکلیں۔ آپ ملا جو کریں۔ پرانم منظر صاحب ہر جگہ پر جا کر صفت کی باتیں کرتے ہیں۔ اسلئے کہ وہ خود صنعتکار ہیں۔ وہ پنجاب کے گھنی کو چوپ سے صفت لکھانے کی بات کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔

میر عید الکریم صاحب میں آپ سے گزارش کے ارش کروں گا کہ واقعی ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے بھر تحریک التواہ پیش کی ہے۔ وہ اہمیت کی حامل ہے یہ تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ہم سب کا جانب سے یہ کوشش کی جائے کہ اسیلے یہ ہم جو کارروائی بھی کریں ضایعے

کے مطابق ہو۔ کیونکہ بیان ضابطے آٹھے ہے اور یہ بھی یہ بات بالکل درست ہے سمجھنے لختی

میر عبد الکریم تو شیر واقعی -

جناب اسپیکر! صاحبِ مجھے تو میرانی اس چیز پر ہے کہ عوام کے مفادات کی تجزیہ پیش کی جاتی ہے۔ اقتدار کے بخوبی سے بیٹھے ہوئے یہ کہتے ہیں۔ اگر ضابطے کے پا تحریک بیان پیش کی جاتی ہے۔ اقتدار کے بخوبی سے بیٹھے ہوئے یہ کہتے ہیں۔ اگر ضابطے کے مطابق نہیں ہے۔ چونکہ پورے ایوان کی تباہی ہے اس لئے مہربانی فرمائی گئی آپ نے اسکو پیش کرنے کی اجازت دیدی ہے تو اس پر بحث کرنیکی اجازت کی پرسنل یا ترسیل کیلئے دے دیں۔

جناب اسپیکر -

اس سلسلے میں میں تقدیم کیے گئے تین بیانات کا حوالہ دونگا۔ کہ کسی ایسے واضح معاملے پر جو حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہے اور فوری اہمیت کا حامل ہو بحث کرنیکی غرض سے اسہبی کی کارروائی کے انتوار کی تحریک اسپیکر کی رضامندی سے پیش کی جاسکتی ہے۔

مسٹر عبدالقہار خان -

قادہ تجسس، قصیع ہے۔ اگرہ ضروری نوعیت کا کوئی مسئلہ ہو تو جناب اسپیکر اسکی اجازت ہے۔ اپنے آپ اس تحریک القواد کو منظور فرمائیں۔ یہم آپ سے رکاویت کرتے ہیں۔ کہ اس تحریک القواد کو کل پرسنل یا اگلی نشست کے لئے برائے بحث رکھیں۔ میرے خیال میں اسپیکر صاحب کو اختیارات مانصل ہیں۔ یہ ضروری نوعیت کی تحریک القواد ہے۔

ڈاکٹر گلیم اللہ خاں۔

جناب اسپیکر صاحب۔ اسکا تعلق ٹریئری بنچر سے ہے۔ اور ٹریئری بخ اس معاملے سے بچنا چاہتی ہے۔ اس کے حل کے معاملہ کو پس بثت ڈالنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ یہ مفادات کا معاملہ ہے۔ دو چار دن میں یہ فیصلہ ہوئیا ہے۔ اگر اس پر ہم بحث نہ کر سکے اور اس کا تدارک نہ کر سکے تو چار پانچ ہزار لوگوں کے روزگار کا مسئلہ ہے۔ اسنے رامان میں خلل کا سامنا ہم سب کو کرنا پڑے گا۔ اس سے صوبہ بلوچستان کا مستقبل کا معاملہ ہے۔ ایک چھپر اسی کو لگانے کیلئے ایک وزیر دوسرے وزیر سے سفارش کرتا ہے۔ آج پہاں چار پانچ ہزار لوگوں کے مستقبل کا سوال ہے۔ جنہوں نے پندرہ بیس سال لگائے ہیں۔ اور اب وہ دلتانی از ندگی شروع کر سکتے ہیں۔ انکے بیرون روزگار ہونے کا سوال ہے جب نیلا ہو گی۔ تو اس نیلائی سے اس حکومت کو ایک بڑا دس حصہ بھی صول نہیں ہو گا۔ جناب والا۔ یہ فوری اہمیت کا معاملہ ہے۔ مہربانی فرمائ کر آج یا کسی اور دن کیلئے آپ ٹھام کر دیں۔ ہم آپ سے یہی امید رکھتے ہیں۔ اس مسئلہ کو حکومت کا سامنا کرنا پڑ گیا۔ اگر ہاؤس سے آپ دوڑ لیتا چاہیں۔ تو یہ طریقی اختیار کریں۔ اور مہربانی فرمائ کر اس مسئلہ کو غیر معمولی طور پر غور کر کے منظور فرمائیں۔

مسٹر عبدالحمید خاں اچکزی۔

جناب اسپیکر۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کر گورنمنٹ کے لوگ اصل میں بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میرے خیال میں متعلقہ وزیر صاحب بھی ایوان میں

موجود نہیں اسپر آگہ ہم بحث بھی کہے یں۔ اور ٹری شری پنج کو اس پر اعتراض
بھی نہ ہو۔ تو بھی اس مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہوگا۔ جناب اسپیکر! اگر میری
تجزیہ آپ مانیں تو اس تحریک کو اعلیٰ سینٹشن کے لئے منظور کر لیں۔ اسکے
خلافت سے قلعہ انکار نہیں چیز کہیں نہیں کہیں کہیں نہیں۔ خیال میں
لئکر لئے پیار نہیں صاف نہ ہر ہے۔ جن وزراء سامبان کا اس سے تعلق ہے
وہ بھی یہاں موجود نہیں ہیں۔ اس وقت کوئی جواب ملنے کی امید نہیں۔ لہذا
اس تحریک ^{postpone} التوارک کو اسوقت سے داکٹر حکیم اللہ صاحب کا تسلی ہو جائیگی۔ اور اس پر مکمل بحث بھی ہو جائیگی اگر
واقعی کوئی فیصلہ ہو رہا ہے تو.....

جناب اسپیکر۔

ہم نے کوئی بات مسئلہ کی اہمیت کے متعلق نہیں کی ہے۔ اور نہ ہی ٹری شری
نچہ زندگی کے تخت کا دروازی رکھ رہے ہیں۔ اگر ہم قاعدہ
تک ہے۔ کہ ہم کسے قاعدہ کے تخت کا دروازی رکھ رہے ہیں میں و قرعہ پذیر
، دیکھیں تو اس میں کھا ہے۔ کہ ایسی واضح معاملے پر جو حال ہی میں De-nationalization
ہوا ہے۔ اور فرمی اہمیت عامہ کا حامل ہو بحث کرنے کی غرض سے اس بدلی کی کارروائی
کے التوارکی تحریک اسپیکر کی رضامندی سے پیش کی جاسکتی ہے۔ اور اگر آپ
جو کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کو بھی کافی عرصہ ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے
کہ آئی ڈی سی صوبائی داکٹر اخیار میں نہیں ہے اور قاعدہ ۲۷ (ج) کے تحت

بھی آپ کی تحریک التواریخ پذیرائی نہیں ہے، اس کے لئے میں یہ مشورہ دوںگا۔ کہ یہ صحیح نہیں کہ ہم ایک تحریک التواریخ پر بے ضابط کارروائی کریں۔ اس سلسلے میں کوئی بھی فاضل ممبر قرارداد پیش کر سکتے ہے اور اس قرارداد کے ذریعے آپ کا مستند بھی حل ہونے کے قریب ہو گا۔ اگر تحریک التواریخ پر بحث بھی کریں۔ تو اسکی نسبت تحریق استحقاق نہ بادھ فائدہ مند ہے۔ ہمیں رولنگ کورنالوگر ناچا ہے اور ہمیں قواعد و ضوابط کی پابندی کرنی چاہیے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزی

جناب اسپیکر صاحب ہم آپ کے مشورے سے بھیاتفاق کرتے ہیں۔ اور ہم اس بارے میں قرارداد لانے کی کوشش کریں گے۔ بشرطیکہ اس میں ٹائم کی پابندی نہ ہو۔ اگر آپ حکم دیں۔ تو اس کو دوسرے اجلاس میں پیش کر دیا جائے۔ پھر قرارداد پیش کریں۔

جناب اسپیکر۔

پہنچنکہ تحریک التواریخ والپس لیا گیا ہے۔ کیا ایوان اسکی اجازت دیتا ہے؟
(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر حکیم اللہ خان۔

جناب اسپیکر۔ اگر آپ اس تحریک التواریخ کو قرارداد میں تبدیل کر دیں۔ پہنچنکہ قرارداد کے لئے قدمبست وقت درکار ہوتا ہے۔ یہ معاملہ خودی نزعیت کا ہے۔ اور اسمبلی میں اس پر بحث ہونی چاہیے۔ تاکہ اس کا تدارک ہر سکے اور اگر آپ اس تحریک التواریخ کو قرارداد

۸۵

میں تبدیل کرتے ہیں تو میں سمجھنگا کہ میں نے تحریک القواد کی بجائے قرارداد پیش کی ہے۔

جناب اسپیکر -
تحریک القواد پیچہ پر ہے فیصلہ ہو گیا ہے آپ قرارداد آج کی تاریخ پیدا کر دیں۔

مسٹر احمد داس بھگٹی - (پرانٹ آف آڈس) مزید کارروائی نہیں ہو سکتی ہے۔
جناب اسپیکر کورم پورا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر -
کورم پورا ہے اور آپ کے جانے کے بعد بھی پورا رہے گا۔

جناب اسپیکر -
ایک تحریک القواد نہیں ہے۔ جو کہ میر ظہیر حسین نان کھوہ صاحب کی طرف سے ہے۔ چونکہ وہ خود ایوان میں تشریف نہیں رکھتے ہیں۔ لہذا ان کی تحریک القواد پر کارروائی نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ تحریک القواد مشرقی نصیر آباد سے متعلق ہے۔

وزیر قانون و پارلیامنی امور -
جناب اسپیکر امیر زمیر صاحب نے اپنا تحریک القواد میں کوئی تغیریک اور واقعہ نہیں لکھا ہے۔ لہذا اس تحریک القواد پر کارروائی نہیں ہو سکتی ہے۔

اور اگر اس بارے میں معزز نمبر صاحب کو فی معلومات درکار ہوں تو دوسرے اجلاس میں جواب دیا جائے گا۔ اور اس وقت خود بھی تحریر موجو رہنی ہے اور واقعہ کی تاریخ کا ذکر رہنی ہے۔ لہذا اس پر کارروائی رہنی ہو سکتی ہے جس کی وجہ میں کسی خاص واقعہ کا درج ہونا بہت ضروری ہے۔

ڈاکٹر عبدالحالک بلوچ

جناب والا! آپ سے غیر قانونی حرکت سرزد ہر ری ہے۔ کوہم پورا رہنی ہے کوہم کو کاونٹ کر لیں۔ ٹریشری بچھڑکے جا پکے ہیں۔

جناب اسپیکر۔

کوہم اب تک پورا ہے۔ ایک اور نمبر آچکا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحالک بلوچ۔

ایک نمبر پھر چلیں چاہیے۔ ایک نمبر سے تو ہاؤس رہنی پلے گا۔ ۶۔

جناب اسپیکر۔

کوہم پورا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔

جناب اسپیکر۔ کوہم پورا ہے۔ اور جو نمبر چانا چاہئے۔ تو سیکورٹی گارڈ کو کہیں اسے نہ جانے دے۔ آپ دروازے بند کر دیں۔

قراردادیں۔

جناب اسٹاکر -

اب قرارداد دین ہیں۔ قرارداد نمبر ۵ منباب ڈاکٹر حکیم اللہ صاحب ڈاکٹر صاحب اپنا
قرارداد پیش کریں۔

ڈاکٹر حکیم اللہ خان -

آپکا اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ -
یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاتی حکومت سے رجوع کریں
کہ سونی گیس جرسو بہ پختان کی پیداواری معد نیات میں سے ہے۔ اور دیگر صوبہ
جات اس سہولت سے عرصہ دراز سے مستفید ہوتے آئے ہیں۔ لیکن یہ صوبہ
تا حال اس قدر تی نعمت سے معمور ہے۔ لہذا پیش، کچلاک، ہند اوڑک، انبرگ
اور مستوجہ سمیت کو اٹھ شہر کے دیگر مستقل علاقوں کو نوری طور پر سونی گیس کی سہولت
مہیا کی جائے۔

جناب اسٹاکر -

قرارداد جسم پیش کی گئی یہ ہے کہ ! -
یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے بکروہ وفاتی حکومت سے رجوع
کرے کہ سونی گیس جرسو بہ پختان کی پیداواری معد نیات میں سے ہے۔ اور دیگر
صوبہ جات اس سہولت سے عرصہ دراز سے مستفید ہوتے آرہے ہیں۔ لیکن یہ صوبہ

تا حال اس قدر تی لعنت سے م Freed ہے۔ لہذا پیشین، پکسلک، ہندہ اور ک، ان بھرگوں اور مسترد بگ سمیت کو کڑہ شہر کے دیگر متصل علاقوں کو فخری طور پر سوئی گیس کی سہولت مہیا کیجائے۔

جناب اسپیکر۔

قرارداد کو منتظر کرنے سے پہلے اس پر بحث ہو گی۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکنڈی

جناب اسپیکر! میں آپ سے ایک قانونی نکتے کی وضاحت پایہ رہا گا۔ اس اسئلہ میں پہلے بھی بہت قراردادیں پاس ہوئی ہیں۔ ان قراردادوں کا بعد میں کیا بنتا ہے۔ کیا اس اسلسلے میں ہم کوئی قرارداد ہا کوس میں لا سکتے ہیں۔ کہ بعد میں ان کا یہ حشر ہوا۔

جناب اسپیکر۔

آپ ہر قسم کی قرارداد ایوان میں لا سکتے ہیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکنڈی

جناب اسپیکر! میں ایک قرارداد اس قسم کی لانا پا تھا ہوں کہ قراردادیں جو پہلے اس قسم کی پیش ہوئی ہیں۔ اس پر گورنمنٹ کوئی توجہ دتی ہے۔ یا نہیں گو یا اس اسلسلے میں قرارداد لائی جاسکتی ہے۔

جناب اسپیکر۔

اب قرارداد پر بحث ہو گی۔

ڈاکٹر گلیم اللہ خان -

کیا قرارداد منظور نہیں ہوئی ہے ۔

جناب اسٹیکھر -

سنپن منظور نہیں ہوئی ہے ۔

ڈاکٹر گلیم اللہ خان -

اگر یہ قرارداد منظور نہیں ہوئی ہے تو ہم اس پر کچھ بحث کریں گے ۔ چونکہ ہمارا سوئی گیس کا مسئلہ ہے ۔ ۱۹۵۰ء سے تینی ملک کے بڑے بڑے شہروں کو مہیا کی جگئی ہے ۔ جس سے وہ صفتی اور گھریلو مصارف کے لئے استعمال کر رہے ہیں یا سارا ملک اسکو استعمال کر رہا ہے ۔ مگر ۲۵ سال سے ہمارے سوپے کو اس سے ایک سائیڈ پر رکھا گیا ہے ۔ یہ صوبہ کی معدنیات ہے اس سوپے میں صفتیوں کے لئے بھی کیس استعمال نہیں کی جا رہی ہے ۔ اب صفتیوں کی حالت یہ ہے کہ جو بھی یہاں صفتیں رکاوی رکھی رہیں ۔ وہ بند پڑے ہی میں ۔ یا تو میں کہتا ہوں کہ ان کو فیل کیا گیا ہے ۔ میرے خیال میں سوئی چیزیں کم قیمت فیبول اس سے ہمیں بھی مستفید ہونا چاہیے ۔ مجھے یاد ہے کہ ساٹھ کے عشرے میں کہا چی میں ایک گھر کا اوسٹا خرچ سوئی گیس کا لقریبًا ڈھانی روپے سے پانچ روپے تک ہوا کرتا تھا ۔ تمام ہنسیے کا اب اس کی قیمت کی گئنا پڑ گئی ہے ۔ لیکن اگر اس کے باوجود بھی مقابلہ کیا جائے ۔ تو باقی تمام fuel کے مقابلے میں یہ بہت کم قیمت ہے ۔ لہذا ہمارے اس سوپے کے تمام شہراً اور عوام اسکا حق رکھتے ہیں ۔ جیسا کہ پاکستان کے دیگر صوبوں کے اور بڑے شہروں کے معاوی

حقوق انکو دیئے جائیں۔ کہ یہ سوئی گیس مختلف علاقوں میں پہلے درجنوں میں پیشیں اور مستونگ اور کوئٹہ کے آس پاس جتنا بھی آباد یاں تھیں اپنیا کیا جائے۔ اس کے بعد اسکی تو سیع کر کے دور دراز علاقوں تک پہنچایا جائے۔ میرے خیال میں فی الحال ہمیں اس کی سخت فرودت ہے۔ بہت مہربانی،

مولانا عصمت اللہ وزیر منصوبہ نندی و مرثیات۔

جنا ب اسپیکر! جیسا کہ معزز رکن نے قرارداد پیش کی۔ اور اس کے حق میں دلائل دیے گئیں کہ ضرورت اور بلوچستان کے استحقاق سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ بلوچستان کا بنیادی حق ہے۔ جیسا کہ خاص صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ ابھی ہم اسے لئے بھی قرارداد لائیں گے قرارداد جو ہم منظور کرتے ہیں۔ اور قرارداد منظور ہو جانے کے بعد گم نہ ہو جائے۔ یہ نہیں کر گیں کے لئے کس نے کوشش نہیں کی ہے۔ میرے خیال میں اس الوان میں گذشتہ دور حکومت میں اسی قسم کی قرارداد منظور ہوئی تھی۔ کہ گیس بلوچستان کا بنیادی حق ہے۔ یہ بلوچستان سے ملتی ہے۔ تو ہم اسیلی میں ہمارے لیم این اے حضرات نے بالخصوص شیرافی صاحب نے شدومہ کے ساتھ اس مسئلہ کو اٹھایا اور گیس کا مطالبہ کیا۔ ان کے علاوہ حافظ حسین احمد صاحب نے اس مسئلہ کو بھی اٹھایا تھا۔ اس کیلئے بہت سا کام کیا جا چکا ہے۔ اپنے مجھے پوری طرح معلومات تو نہیں تھیں۔ سنا ہے کہ کوئی اور کوئی کے کردار و نواحی گیس کی منظوری ہو چکی ہے۔ مزید بلوچستان میں گیس پھیلانے کیلئے نہیں کوشش کرنی چاہیے۔ ہم اس قرارداد سے تفاوت کرتے ہیں۔ میرے خیال میں اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔ تاکہ جن علاقوں کے لئے گیس کی منظوری ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ بلوچستان میں گیس کی نفعت کو پھیلایا جائے۔ اس قرارداد پر میرا خیال ہے۔ اتفاق کیا جائے۔ آپکا اور معزز رکن کا شکر یہ۔

مسٹر عبید حمید خان اچکنڈی -

جنہا پہ اسپیکر صاحب میں اس قرارداد کا اضافی حصہ بطور تجویز پیش کروں گا۔
جیسا کہ مولانا صاحب نے فرمایا کہ اس پر بڑا خرچ آتا ہے۔ اور صوبائی گورنمنٹ
یا سنٹرل گورنمنٹ کے resources میں یہ بات نہیں سامنست کہ وہ مستونگ یا پیشین یا
ہسن پاس کے علاقوں میں گیس پیسا کر سکے۔ سیرے خیال میں قرارداد میں یہ بات
بھی شامل کر دی جائیں، لیکن کی پاپ نہیں بھاگ سکتے اس پر نہ یادہ خرچ آتا ہے
تو یہ قرارداد کا حصہ ہونا چاہیے۔ بر بلوچستان کے جو یہ دور کے شہر مثلاً لورالا¹
خوب خفندار یا دوسرے علاقے ہیں۔ ان میں portable گیس کا انتظام کیا جائے گا
ایوان نمبر ان مناسب سمجھیں تو اس میں ایک اضافہ کیا جائے۔ قرارداد میں
جیسی کاشا یہ خرچ کم آئے اور گورنمنٹ کے لیے یہ پر یک لیکل بھی ہو کر وہ اس کے لئے انتظام
بھی کر سکے۔ میں صرف یہ اضافی تجویز پیش کرنے چاہتا تھا۔

وزیر منصوبہ ندی و ترقیات -

جنہا پہ اسپیکر! جیسا کہ خان صاحب تے فرمایا تقادعے کے مطابق قرارداد میں
کوئی دوسرے کن ترمیم نہیں کر سکتا میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ آئندہ اجلاس میں
ہم اس کیلئے ایک مستقل قرارداد لائیں گے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل - وزیری قلعہ -

جیسا کہ حمید اچکنڈی صاحب نے فرمایا اس بات کی میں حمایت کرتا ہوں بلوچستان میں دور
دراز علاقے ہیں۔ یہاں سے مکران تک یا ثوب تک یا خندار تک یا الیسے علاقوں

تک پاپ لائے پہنچانے میں ہمارے وسائل شاید آڑے آ جائیں۔ اور یہ ہمارا ایک مطالبہ ہمارہ جائے۔ اسی میں یہ ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ کوئٹہ شہر میں کیس لائن پہنچنے سے پہلے کیس پلانٹ لگا ہوا تھا پورٹ ایبل گیس کا۔ اس طرح بلوچستان کے بڑے شہر ہیں۔ جیسے ٹوپ ہے لورالائی ہے۔ خندار ہے۔ لسید ہے یا مکران کے شہر ہیں۔ ان کو بھی کچھ پلانٹس ہمیا کیئے جائیں۔ تاکہ وہ علاقے بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ ورنہ گیس ترانکا ایک خواب بن کر رہ جائے گا۔ اور شاید ہی انہیں پہنچ سکے۔ اور شاید مرکزی حکومت اس پر بھی کہے گی۔ ہمارے پاس وسائل کم ہے۔ اور اس پر جو خرچ آتا ہے۔ وہ شاید اربوں روپیوں میں آتے۔ اور اس سے جو آمد فی ہوتی ہے۔ کم ہوگی۔ اس وجہ سے پہنچ رہی ہے کہ یہ شامل کیا جائے۔ جیسا کہ حسید خان اچکزی صاحب نے فرمایا ہے۔ یعنی پورٹ ایبل گیس پلانٹ ہمیا کیا جائے جہاں گیس پاپ لائے نہیں پہنچائی جاسکتا ہے۔ وہاں پر یہ پلانٹ لگاتے جائیں۔

میر عبدالکریم نوشیر والی۔

جناب اسپیکر! میرے خیال میں یہ جگیں کی رائفلی ساڑھے چارارب روپے جو بلوچستان ڈیماند کر رہا ہے۔ اگر اس ساڑھے چارارب سے گیس کو بلوچستان کے کونے کونے میں لے جایا جائے۔ سہیں تو تین سال تک یہ رائفلی نہیں پا ہے۔ انہی رائفلی کے پیسوں سے جو ساڑھے چارارب بنتی ہے۔ اس سے دو تین سالوں میں بلوچستان کے ہر کوتے میں گیس پہنچائی جاسکتی ہے۔ پونک گیس ہمارے بلوچستان کی پیداوار ہے۔ یہ ہمارا حق ہے۔ یہ ہمارے صوبے ہمارے گھر سے پنجاب سرحد سندھ جاتی ہے۔ اور نہ صرف شہروں میں بلکہ دیہاتوں تک جاتی ہے تو یہاں کے لوگ بھی اس کے حقدار ہیں۔ مزید رائفلی ہم دناتھی گرفتار سے ڈیماند نہیں کرتے ہیں۔

رائکھی بھی ہے کہ بلوچستان کے کونے کو نے تک گیس پہنچا یئی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس معزز ایوان کے تو سط سے وفاقي گورنمنٹ کو سفارش بھی کریں گے۔ میرے خیال میں میرے معزز ساتھی اور ^{colleague} میری اس تجویز سے اتفاق بھا کریں گے کہ اگر وہ ہی سارے چار ارب رائکھی کی بجائے بلوچستان کے کونے کو نے بیس گیس دیں۔ تو ان سے کوئی رائکھی کی دیانڈ نہیں کریں گا۔ ہم یہ دیانڈ اس لئے کر رہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اسے کوئی دار الحکومت تک اس سے خود روکھا ہے۔ جب ہم بات کرتے ہیں۔ تو سہا جاتا ہے۔ کہ وفاقي کے پاس فندوز نہیں ہیں۔ اگر فندوز نہیں ہیں۔ تو اس کی بجائے یہ گیس بلوچستان کے کونے کو نے تک پہنچا یئی۔ جناب شکریہ۔

وزیر قانون و پارلیامنی امور۔

جناب والا! جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے۔ بیس اسکی مخالفت نہیں کروں گا۔ یہ مسئلہ سارے صوبے کے لوگوں کا ہے۔ اور میری جہاں تک معلومات ہیں۔ ہماری وفاقي حکومت نے کئی شہروں کے لئے گیس کی منظوری دے دی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس پر عمل درآمد ہوگا۔ جہاں تک اس قرارداد کی ایڈ مینیٹریلی کی بات ہے اگر آپ رول نمبر ۱۸ پڑھیں۔ تحریک یا ترمیم کا نوٹس بخرا اس صورت کے کہ قواعد نہ رہا میں دیگر اہتمام کیا گیا ہو سوئی رکن جو تحریک پیش کرنا چاہتا ہے۔ ذیل امر تحریک کی سوت بیس ساٹ دن ممکن اور ترمیم کی سوت میں دو مکمل دن کا تحریری نوٹس دیکھ معتقد کو اپنے ادارہ سے آگاہ کرے گا۔ مگر شرطیہ یہ ہے کہ اس پر کسی تحریک یا ترمیم کو قلیل المعاياد نوٹس پر پیش کرنے کی اجازت دے سکتا ہے۔ کیونکہ اس قرارداد میں عبدالحمید غان اچکنی و صاحب نے فرد ایک ترمیم پیش کی ہے۔ لہذا ترمیم کے لئے دو دن کی واضح نوٹس کی ضرورت ہے۔ یہ تحریک جو پیش کی گئی ہے۔ میرے خیال میں ہاؤس میں اس پر بحث نہیں ہر سکتی ہے۔

جب تک آپ اس ترمیم کو دوبارہ موقوع فراہم کریں گے۔ یا منظوری دیں گے۔ پھر یہ پیش ہر سمجھتے ہے۔ عبدالحید خان صاحب ہم سے زیادہ پڑھ لکھے ہیں۔ وہ تو اعد وال مقابلہ کا رسالہ کے مطابق کا رد و افہمی حصہ ہیں اور وہ ان قواعد کو پڑھیں۔ سیونکھم ہم یہاں سے کہی قواعد کو نہیں سمجھتے لہذا ہم اپنی طرف سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ترمیمیں پیش کرتے ہیں۔ اس میں یہ قواعد ہے کہ اگر کوئی ممبر موصوف کو ترمیم پیش کرتا ہے۔ تو اسے رونز ۱۸۱ کے تحت دو دن پہلے یہ ترمیم کا نوٹیٹی دینا چاہیے۔ پھر اس کے بعد وہ ترمیم پیش کر سکتا ہے۔

جواب اسپیکر۔

اہنڑ نے ایک تجویز پیش کی تھی ترمیم کا۔ اب سوال یہ پیٹا ہوتا ہے کہ اس ترمیم کو اس قرارداد کا حصہ بناتے ہیں۔ یا نہیں؟

وزیر قالون و پارلیمنٹی امور۔

اس ایڈان میں تجویز پیش نہیں کی جاسکتی ہے۔ لیکن ترمیم پیش کی جاسکتی ہے۔ تجویز کی بات تو یہاں نہیں ہے۔

جواب اسپیکر۔

اہنڑ نے اس قرار کو suggestion in order تسلیم کیا اور اپنی طرف سے ایک دو کے اسیں ایک ترمیم کی جائے۔

عبدالحید خان اچکزی۔

سردار صاحب یہاں نے تو آپکو educate کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے۔ آپ اس پر

سوچیں اگر یہ تجربی معمول ہے۔ تو اسے اسکا حصہ بنادیں؟ یہ نے تجربی بات کی تھی۔

وزیر قانون و پارلیامنی امور۔

ہم بھی اسکے حق میں ہیں۔ کیونکہ یہ سارے صوبہ کا مسئلہ ہے ہمیں وفاقی حکومت سے اسکا مطالبہ کرنا چاہیے۔ لیکن جہاں تک بیری معلومات پہنچیں وفاقی حکومت بلوچستان کے بہت سے شہروں کے لئے منظوری کا دی ہے۔ انشا رائڈ اس پر جلد سے جلد کام شروع ہو بایگا۔ تاہم اس قرارداد کی مخالفت نہیں کرتے ہیں۔ ہم اس کے حق میں ہیں۔ لیکن خان صاحب نے درمیان میں ترمیم کے لئے جو تجربی پیش کی ہے۔ اسکے لئے وقت چاہیے۔

جناب اسپیکر۔

جہاں تک گیس سے متعلق قرارداد کا تعلق ہے۔ چونکہ میرا حلقہ بھی کوئی نہ ہے۔ اور وہ علاقہ ہے۔ جہاں اکثر علاقوں میں گیس کی سہولت نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں یہی بھی مرکزی حکومت سے اور گورنر صاحب سے چونکو وہ مرکزی حکومت کے نمائندہ تھے ان سے میں نے ملاقات کر کے گزارش کی کہ اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ تعاون کیا جائے کوئی کے گرد و نواحی میں اس سال انہوں نے کام شروع کر دانے کا وعدہ کیا ہے۔ اور یہ ہونا چاہیے۔ کہ پورے صوبہ کو گیس کی سہولت ملے۔ اب اس قرارداد پر ہم تکمیل کے لیے چاہیے۔ قرارداد من و عن جو ہے۔ اس سلسلہ میں آپ رائے دے شیگے۔ سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کا جائے؟

(قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی)

چنان پسپیکر۔

اگلی قرارداد نمبرہ من جانب عبدالقہار خان۔ عبدالقہار خان صاحب اپنی قرارداد ایوان میں پیش کیا۔

مسئلہ عبدالقہار خان۔

ہنا ب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔ کروچونکہ ۲۳ رائست ۱۹۹۰ء کو پتوں اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے پر امن جلوس پر سائنس کالج کوئٹہ کے گیٹ پر بی۔ آر۔ پی اور پولیس کی بلا جواز فائزگ کے تیجے میں تین مخصوص طلباء منظور احمد، عبدالودود، احمد اللہ اور ایک لفیر شہید اور مستعد طلباء زخمی ہدنے کے خوبیں واقعہ کی تحقیقات کردا نے کے لئے اگر سابقہ حکومت نے ایک ٹریبونل قائم کیا تھا۔ لیکن مہینے گورنے کے باوجود نہ ہی تحقیقات روپرٹ منظرعام پر آئی ہے اور نہ ہی مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا۔ لہذا ذیل سفارشات پر فرمی طور پر مکمل رآمد کر دایا جائے۔

(۱) تحقیقات روپرٹ جلد منظرعام پر لائی جائے۔

(۲) جلوس پر فاکر بند کی منصوبہ بندی کرنے والے پس پشت غاصر کر بے نقاب کیا جائے۔

(۳) مجرموں کو عبرت ناک سزا دی جائے۔

چنان پسپیکر۔

قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔ کروچونکہ ۲۳ رائست ۱۹۹۰ء کو پتوں اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے پر امن جلوس پر سائنس کالج کوئٹہ کے گیٹ پر بی۔ آر۔ پی اور

پولیس کی پلا جواز فاکر بگ کے نتیجے میں تین محصول طلباء مشفور احمد، احمد اللہ، عبد اللودود اور ایک راہ گیر شہید اور متعدد طلباء زخمی ہونے کے خرمنی واقعہ کی تحقیقات کروانے کے ساتھ اگرچہ سابقہ حکومت نے ایک ٹریبونل قائم کیا تھا۔ لیکن میئنے گزرنے کے باوجود نہ ہی تحقیقاتی روپ پر منظر عام پر آئی ہے اور نہ ہی مجرموں کو سیفیر کردار مک پہنچایا گیا۔

سہنما ذیل سفارشات پر فرمی طور پر عذر آمد کروایا جائے۔

(۱) تحقیقاتی روپ روپ جلد از مبد منظر عام پر لاٹی جائے۔

(۲) جلوس پر فاکر بگ کی منصوبہ نہیں کرنا ہے بلکہ پس پشت عنابر کو بے نقاب کیا جائے۔

(۳) مجرموں کو عبرتیاں سزادی کیا جائے۔

ڈاکٹر عبد الخالک بلوچ -

جناب اسپیکر! ۲ پ کورم کا خیال رکھیں۔

جناب اسپیکر -

اس سلسلہ میں میں نے سیکرٹری صاحب کی ڈیوٹی لگادی ہے۔

ڈاکٹر عبد الخالک -

سیکرٹری صاحب اس پر توجہ نہیں دے رہے ہیں۔ اپنکا جو کارروائی ہوگی وہ فیر تکلفنی ہوگی۔

جناب اسپیکر -

گیارہ ارائیں سے کم نہیں ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر عید الحاک -

جناب اسپیکر! کبھی پورا ہوتا ہے۔ اور کبھی نہیں۔

عید القہار خان -

جناب اسپیکر! دنیا میں ہر جگہ جمہوری حاکم ہیں۔ انسیوں ہران کو اور ہر صوبہ میں شہروں واقعات اس طرح ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بلوچستان اور پاکستان میں کئی دور میں ہوتے ہیں۔ اور کئی واقعات اس طرح ہوتے ہیں۔

جناب اسپیکر! پہلے سے جب بلوچستان میں مارشل لار کے دور میں یعنی پہلے سال ۲۳ اگست کو ہوا کہ جب نکلا گیا تو گورنمنٹ کی طرف سے ان پر گولیوں کی بوجھاڑ ہو گئی۔ اور اسیں ہمارے پارسا تھی رشید ہو گئے۔ جبکہ ہمارہ زخمی ہو گئے چویں آدمیوں کو حرast میں لیا گیا وہ اٹھارہ میں تک جیل میں رہے۔ اٹھارہ آدمی روپوش ہو گئے۔ جیسیں ہماری پارٹی کے چیرین محمود خان اچکنڈی خود پانچ سال روپوش رہے۔ لیکن جناب اسپیکر! ہم نے قرارداد اس نے پیش کی ہے۔ یہاں پر کہ.....

وزیر قانون و پارلیامنی امور

(پاؤ ائنڈ آف آڈر) جناب اسپیکر! اگر عدالتوں کے ذریعہ کسی معاملہ کا فیصلہ ہو چکا ہو۔ تو اس پر ایوان میں بحث نہیں ہو سکتی ہے۔ لہذا میں اس بنیاد پر اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں۔ یہ جو قرارداد اہون نے پیش کی ہے۔ یہ معاملات جو وہ ان پر تقریر کر رہے ہیں۔ کہ مارشل لار کے دور میں انکو سزا ہو چکی ہے۔ اگر عدالتوں کی طرف سے سزا ہوئی رہتی۔

اور جو وہ تقاضا کر رہے ہیں۔ وہ عدالت کے کردار پر کمرہ ہے ہیں۔ اس سے علاقوں کی توہین ہوتی ہے۔ لہذا اسے اس ایوان میں زیر بحث نہیں لایا جاسکتا ہے۔

جناب اسپیکر -

اس وقت جناب عبدالقہار صاحب اپنا قرارداد پر بحث کر رہے ہیں۔ لہذا آپ انہیں

تقریب کرنے کا موقع دیں۔

عبدالقہار خان -

جناب اسپیکر! سرور صاحب کی وجہ سے بات درمیان میں رہ گئی۔ اس واقعہ کا تعلق گورنمنٹ میں، عدالت میں یہ جو میں ذکر کر رہا تھا۔ اس پر عدالت نے کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ یہ بیکار حکومت بدلی اور دوسری حکومت آئی۔ اس نے کیس *Writ of Habeas Corpus* کر دیا۔ یہ کیسی دلیل ہے۔ بلکہ یہ جب حکومت بدلی اور دوسری حکومت آئی اس نے کیس *Writ of Habeas Corpus* کر دیا۔ جناب غلط بنے ہوئے تھے۔ اور اس کیس میں جس پارٹی پر یہ حملہ کیا تھا۔ وہ دراصل فلم تھا۔ جناب اسپیکر! جب ۲۰ اگست کے معاملہ میں یہ بھی میرے خیال میں عدالت میں اسکا کوئی فیصلہ نہیں ہو چکا ہے۔ صرف عدالت نے ایک ٹریبینل بنایا تھا۔ لیکن اس ٹریبینل نے آج تک ان تین موصوم بچوں نے اپنے حقوق کے لئے اپنی یونیورسٹی اور کالج کے طالب علموں کیلئے پر امن جلوس نکالا حالانکہ وہ جلوس شہر کے راستوں سے گزر رہ چکا تھا۔ اور سائنس کالج کے دروازہ کے اندر داخل ہو چکا تھا۔ جناب اسپیکر کیا جائز تھا جو انہوں نے ان پر گریباں چلا دیئں طالب علموں کے پر امن جلوس پر کیوں فائز بگ کی گئی۔ حالانکہ ان کا جلوس شہر کے مختلف راستوں سے گذر کر سائنس کالج کے گیٹ پر افتتاح نہ یہ ہوا تھا اور جلوس کا آدم حاصلہ سائنس کالج میں داخل ہو چکا تھا۔ جناب اسپیکر ان کے پاس کیا جواز تھا۔ کہ انہوں نے گولی پلائی اور بے گناہ لوگوں کو تلقی کیا۔ میں محض ایوان کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں۔ اس کے پچھے کوئی پس پردہ ہاتھ تھے

اس ہاتھ کو منظر عام پر لانا چاہتا ہوں کیونکہ بھارے علاقوں اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔ امردان سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ حالانکہ وقت طور پر ٹرینوں بنائے جاتے ہیں۔ تحقیقات کے نتائج میں اس کے باوجود کوئی رپورٹ پیش نہیں ہوتا۔ جبکہ اس وقت کی گورنمنٹ اور تحقیقاتی ٹرینوں نے یقین دلایا تھا کہ پندرہ دن ایک مہینے کے اندر تحقیقات کو کے تمام حالات عوام کے سامنے لا بیس جائیں گے۔ میکن جناب اسپیکر! وہ رپورٹ اب تک منظر عام پر نہیں آئی۔ اسی نزعیت کا ایک واقعہ کو سڑہ بس اڈہ پر ہوا۔ جہاں فائر بند ہوئی میکن فائر بند کرنے والا شخص گرفتار نہیں ہر سکا۔ جناب اسپیکر! ہم عوامی خاکہ میں ہیں۔ اور اس معزز زبان میں عوام کی توسط سے آئے ہیں۔ ہم عوام تک اور حکومت کے اعلیٰ اداروں تک یہ بات پہنچانا چاہتے ہیں کہ اس واقعہ میں یورڈ کریسی کا جر ہاتھ ملوث ہے۔ انکو منظر عام پر لانا چاہتے ہیں۔ جناب اسپیکر! میرے خیال میں یہ قرارداد فاضل نزعیت کا ہے اس کی جانب چاہئے۔ کیونکہ اس میں جو پہلے ٹرینوں بنے تھے۔ اور جس نے پندرہ دن اور ایک مہینے کی مدت مانگی تھی۔ لیکن آج تک رپورٹ منظر عام پر نہیں آئی۔

ذریقالوں و پارلیمانی امور۔

(پرائیٹ آف آڈر) جناب اسپیکر! معزز رکن کو لئے معاملے کے بارے میہا بات کرو ہے ہیں۔ ایک تو مارشل لارکے دور کا ذکر کرو رہا ہے وہ مارشل لار کے ساتھ پلا گیا دوسرا کون معاملہ ہے۔ جس کے بارے میں معزز رکن نے قرار پیش کی دو تین وہ مختلف واقعات کا ذکر کرو رہا ہے۔ حالانکہ یہ اسمبلی کے دائرة اختیار میں نہیں ہے اگر معزز رکن ۲۳ رائست سائنس کالج میں طلباء پر نائزگ سے ہونے والے واقعات کے بارے میں کہنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے بہتر یہ تھا کہ اسمبلی کا پہلا سیشن جو ۲ مارچ کو شروع ہوا تھا۔ وہ ایک تحریک القوا اپیش کرتے ترزیادہ بہتر تھا۔ اور اس پر بحث

بھی ہر باتیں لیکن اس بارے میں قرارداد لانے کی بات مجھے نظر نہیں آتی ۔

جناب اسپیکر ۔

عبد القیار خان صاحب آپ مزید بولنا چاہیا گے ۔ ؟

وزیر قانون و پارلیامنٹ امور ۔

جناب اسپیکر ! انہی تقریبہ ممکن ہو چکی ہے ۔ جہاں تک بات قرارداد کی ہے وہ اس سبکی کی دائرہ کا ہے میں سنیں ۔

جناب اسپیکر ۔

عبد القیار خان صاحب آپ تقریبہ منظر کریں ۔

مسٹر عبد القیار خان ۔

جناب اسپیکر میں صرف دو باتیں کرنا چاہوں گا ۔ جس طرح سرورخان صاحب کہہ رہے ہیں
کہ آپ تقدیم التوارد پیش کر لیتے ۔ جناب یہ ہم سب کا معاملہ ہے ۔ اور اس اے
اس سے دچکپی رکھتے ہیں ۔ تکہہ سید التوارد وہ خود پیش کریں ۔ جناب یہ قرارداد
۲۳
اکتوبر ۱۹۹۰ء سائنس کالج دالے دانتے کے بارے میں تھی جس کے لئے میں نے جلد لائی
وہ میراث تھا ۔

وزیر قانون و پارلیامنٹ امور ۔

(پواں نہست آف آڈر) جناب اسپیکر ! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس قرارداد

پر کیسہ ڈفرمنٹ چونکہ آج کے اجلاس میں قائد ایون موجود نہیں میر غیاث ہے کہ یہ خاص اہمیت کا معاملہ ہے ۔ اس میں قائد ایلان کی غیر موجودگی میں اس پر بحث کرنا درست نہیں ہے ۔ اس سے آئندہ محکومت غیر سرکاری اجلاس کے لئے رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا ۔

ڈاکٹر حکیم اللہ خان

میں محمد سرفرازان کا گزٹ کی تائید کرتا ہوں کہ اس کو آئندہ اجلاس تک سیدیہ ملتی کیا جائے ۔ جسی دن ذمہ دار لوگ یہاں موجود ہوئے، اور اس کے متعلق جواب پیش کیا ۔

جناب اسپیکر ۔

کیا آپ تمام معزز اراکین کو رائے یہی ہے ۔؟ (معذیر منفور کی سمجھی)

جناب اسپیکر ۔

لہذا اس قرارداد کو آئندہ ۱۶ مارچ کے اجلاس میں غیر سرکاری کارروائی کے لئے رکھا جاتا ہے ۔

جناب اسپیکر ۔

عبدالکریم نو شیر وانی اپنی قرارداد نمبر ۱۱ پیش کریں ۔

وزیر قالون و پارلیمانی امور ۔

جناب اسپیکر جب قرارداد کی غرر موجود نہیں تو اس کو خلاف ضایعہ قرار دے دیں ۔

مسٹر عبدالمحیت خان اچکر ری

(پول انٹر ۷۶۴ آف آڈر) جناب اسپیکر میں قدر خان کی اس تجویز سے الفاظ ہیں۔
اس تو بے ضایق قرار ہیں دنیا پا ہیں۔ کیونکہ اس پر گذشتہ دن ایوان کے معزز نمایاں
نے کافی سیر حاصل بحث کی ہے۔ قرارداد کے پاس ہرنے کے بغیر معاملہ ادھر ہی کھٹپ
ہو جاتا ہے۔ جیاں تک اس قرارداد کا لفظ ہے۔ میرے خیال میں اسکو ڈرپ کرنے کے
ہاؤس کی تعداد ناکافی ہے۔

جناب اسپیکر۔

چونکہ عمر ک موجود ہیں

میر عبدالکریم نوشیروالی۔

(پول انٹر ۷۶۴ آف آڈر) جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر۔ جی۔

میر عبدالکریم نوشیروالی۔

جناب اسپیکر۔ قرارداد نمبر ۱۱ جز بک ان قراردادوں میں سے ہیں۔ جب پہلے پاس ہوئی
ہیں۔ لہذا میں اپنی قرارداد و اپس لیتا ہوں۔

مسٹر عبدالقیار خان

جناب اسپیکر، میں نے تراس قرارداد میں ترمیم کا فرٹ دیا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ محرک کو اپنی قرارداد واپس لینے پر اعتراض نہیں ہے ہے۔

مشیر عبدالقہار خان۔

جناب اسپیکر۔ قرارداد تباہت فزوری ہے۔ اس پر ایک دن بحث بھی ہونی تھی۔

جناب اسپیکر۔

چونکہ محرک نے اپنی قرارداد واپس لینے کی استدعا کی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ آیا محرک کو اسکی اجازت دی جائے۔ ایسی قرارداد واپس لینے کی۔ آپ آپ اجازت دیتے ہیں۔ جو معزز رکن اسکی اجازت دیتے ہیں۔ وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں (مداخلت)

وزیر قانون و پارلیامنٹ امور۔

جناب اسپیکر ایک تو محرک خود اس قرارداد کو واپس لے چکا ہے۔ دوسرا آپ اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ چونکہ بحث سے پہلے وہ اپنی قرارداد واپس لینے کی استدعا کر چکے ہیں۔ ایسا صورت میں قوہ قرارداد ہوتا۔ چونکہ انہوں نے قرارداد واپس لے لی ہے۔

وزیر قانون و پارلیامنٹ۔

چونکہ قرارداد کے محرک نہیں ہیں۔ اسلئے اس سے فلاٹ فاٹ قرار دیا جائے اسلئے کہ وہ خود قرارداد واپس لے چکے ہیں۔ اسمبلی کے قواعد و ضوابط۔۔۔ (مداخلت)

مسٹر عبد الحمید خان اچکندری

حاصل بحث کی جہاں تک قرارداد کی بات ہے؟ پرسوں جب ہم نے ایک سیر confusion معااملہ ایسا ہے۔ کہ سارا ایمان میں ہے۔ ہم تو یہ سہیں سمجھتے کہ آیا یہ قرارداد پہلے پیش کیا ہر دلکشی بکھر یہ پہلی قرارداد ہے جسے محکمہ نے ازفود withdraw کر دیا ہے۔ جبکہ یہ اہم قرارداد ہے۔

مولانا عصمت اللہ وزیر منصور یونیورسٹی و ترقیات

جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے جب مرکز نے قرارداد واپس لے لی ہے۔ تو اس قرارداد کی نظر درت رہتی ہے۔ اور ناسکا جزا رہ جاتا ہے۔ لہذا اس پر بحث نہیں ہر سکتی۔

مسٹر عبد القہار خان

جناب اسپیکر! اس قرارداد میں ایک ترمیم کا نوٹس بھی میں نے دیا ہے۔

جناب اسپیکر

جی نوٹس میرے سامنے ہے۔

مسٹر عبد القہار خان

جناب اسپیکر! میرے خیال میں (دخلت)

ڈاکٹر عبد الحکم بلوج

جناب اسپیکر! میرے خیال میں آپ اسکی وضاحت کر دیں۔ اسمیں انٹرنیشنل ایشور

کا معاملہ ہے۔ اس بارے میں بلوچستان اسمبلی نے ستر یک التواریخ پاس کی ہوئی ہے اور اب ہمارے معزز رکن نے اسکو واپس لے لیا ہے۔ یہ تاثر نہ ہو کہ بلوچستان اسمبلی نے جب ایک ستر یک التواریخ پاس کر لی اور آج اچانک قرارداد کو واپس لے لیا ہے، اسکا مطلب یہ ہوا کہ جو کچھ ہم نے سیکھا غلط تھا۔؟

مسٹر چکول علی -

جناب اسپیکر آپ رول نمبر ۱۰ پڑھیں اور دیکھیں کہ جہاں تک اسمبلی کا تعلق ہے تو اسمبلی کا ہر رکن شامل ہو جائیں۔ آپ ان ارکان کی رضا مندی مجھی سہیں ہیں گے۔ میرے خیال میں انہوں نے ایسی اوث پیانگ بات کر لی کہ میں اپنا ریز دلختن والپس لوں گا۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل - (وفیر تعیلم)

جناب اسپیکر! انہوں نے معزز رکن کے بارے میں اوث پیانگ کی بات کی ہے۔

مسٹر عبدالقہار خان -

جناب اسپیکر صاحب۔ یہی کہ میرے ساتھی نے بتایا رول نمبر ۱۰ میں واضح طور پر لکھا ہے آپ اسکو ملا غلط کریں۔ (مدافت) ...

وزیر قانون و پارلیامنی امور -

جناب اسپیکر! آپ ستر یک التواریخ کے بارے میں تا عدد ۲، کے جزو حکومت پر جیسی یہ ہے کہ ”ستر یک کی غرض دعا پت یہ نہ ہو کہ کسی ایسے معاملہ پر اس سرزنش کی جائے

جواہل اس میں نہیں بحث لایا جا پکا ہو۔ لہذا اس دفعہ کے لحاظ اس پر بحث نہیں ہے سکتی گیونکہ اس پر پہلے بھی بحث ہو چکی ہے۔ اور اب دوبارہ قرارداد کی شکل میں اسکر پیش نہیں کیا چکتا آپ نہ کہہ قاعدہ خود پڑھ سکتے ہیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔

جناب اسپیکر! پہلے ہاؤ اس کا کرم پورا کریں۔ اسکے بعد ہی آپ اس معاملے پر مزید توجہ دیں گے۔ یہ کارروائی نہیں چل سکتی (یہ الفاظ کہہ کر مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب ایان سے باہر پڑے گئے)

جناب اسپیکر۔

کیا کرم پڑھ نہیں ہے۔

(اس موقع پر ایان کا کرم پورا نہیں تھا)

جناب اسپیکر۔

ہاؤ س کی کارروائی دس مارچ ۱۹۹۱ء سے ساٹھ سے دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(دوپہر ایک بجکتہ کپیں منت پڑا سمبلی کا اجلاس

حدود ۱۰ مارچ ۱۹۹۱ء ساٹھ دو بجے سیج سکر کے لئے ملتوی ہو گیا)